انّ الفضل بید اللّٰہ یؤتیہ من یشاء ۔ عسٰی ان یبعثک ربّک مقاماً محموداً

الفضل قادیان

ایڈیٹر غلام نبی

The ALFAZL QADIAN.

قیمت فی پرچہ ۱

قیمت سالانہ پیشگی اندرون ہند ۱۰

قیمت سالانہ پیشگی بیرون ہند ۱۳

جلد ۱۹	مطابق ۵ ذیقعد سنہ ۱۳۵۰ھ	یوم یکشنبہ	مورخہ ۱۳ مارچ سنہ ۱۹۳۲ء	نمبر ۱۰۹

معلوم ہوا ہے۔ کہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ دہلی سے ہفتہ کے دن روانہ ہونگے۔ اور دو دن مالیر کوٹلہ رہ کر قادیان تشریف لائیں گے۔ حضور کی صحت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے ؛

۱۰ مارچ سے قادیان سنٹر میں میٹرک کا امتحان شروع ہوگیا ہے۔ دھاریوال۔ سری گوبند پور۔ اور مقامی ہائی سکولوں کے طلباء جو ۱۳۵ کے قریب ہیں۔ شریک امتحان ہوئے ہیں۔ گرلز ہائی سکول قادیان کی ۱۴ احمدی لڑکیاں بھی ایک لیڈی کی زیر نگرانی امتحان دے رہی ہیں

۹-۱۰ مارچ کی درمیانی رات کو بہت اچھی بارش ہوئی ؛

مولوی دل محمد صاحب مولوی۔ فاضل ہردوروال ضلع گورداسپور بغرض تبلیغ بھیجے گئے ؛

قابلِ توجہ جماعتہائے احمدیہ

مجلس مشاورت کے نمائندوں کا انتخاب

مجھے بہت افسوس سے اس امر کا اعلان کرنا پڑا ہے۔ کہ اس وقت تک بہت ہی کم جماعتوں نے مجلس مشاورت کے نمائندگان کے انتخاب کی طرف توجہ کی ہے۔ حالانکہ اس امر کی طرف جماعتوں کی توجہ ماہ جنوری کے ابتداء میں ہی منعطف کرائی گئی تھی۔ مشاورت کے انعقاد میں اب صرف دو ہفتے باقی ہیں۔ امید ہے۔ جماعتیں اب اس امر کی طرف فوری توجہ دینگی۔ اور جلد سے جلد بعد انتخاب اسماء نمائندگان سے اطلاع ارسال کریں گی ؛

(پرائیویٹ سکرٹری)

تبلیغی رپورٹیں

بیرونی ممالک میں تبلیغ اسلام

جاوہ

مولوی رحمت علی صاحب مبلغ اسلام نے ۱۰۔ فروری کو جو خط لکھا اس کا خلاصہ حسب ذیل ہے:۔

ماہ جنوری اور فروری کے کچھ دن مولوی صاحب کی سخت مصروفیت کے گذرے۔ صبح سے شام تک تبلیغ میں مصروف رہے۔ ایک عرب ٹیچر جس کے شاگرد دستر کے قریب اُس سے عربی پڑھتے ہیں۔ وہ عرصہ سے مولوی صاحب کے زیر تبلیغ تھا۔ اُس نے سلسلہ احمدیہ میں داخل ہونے کا اعلان کیا۔ اب اس کے شاگردوں میں سلسلہ تبلیغ جاری کیا گیا ہے۔ ایک معزز عہدے دار سلسلہ احمدیہ کے متعلق دلچسپی لے رہا۔ اور مسائل سمجھنے کی کوشش کر رہا ہے:۔

عید الفطر کے موقعہ پر پندرہ انجمنوں اور سنو کے قریب معزز افراد سے تعارف پیدا کرنے کی غرض سے عید مبارک کے کارڈ روانہ کئے گئے۔ اسی طرح یکم جنوری کو نوروز کی تقریب پر بعض عیسائی اور گورنمنٹ کے معزز عہدے داروں کو نوے کے قریب خطوط روانہ کر کے اُن سے تعارف پیدا کیا گیا:۔

مولوی ابوبکر صاحب فاضل سماٹری کے ایک خط سے معلوم ہوا ہے۔ کہ انہوں نے سنگاپور کے پندرہ تاجروں کو تبلیغ کی۔ ان میں سے ایک شخص پر بہت اثر ہوا۔ اور وہ قادیان آنے کی خواہش رکھتا ہے۔ مولوی صاحب نے پیانگ میں علاوہ مختلف افراد کو تبلیغ کرنے کے ایک ایسے سکول میں جہاں عربی اور انگریزی تعلیم دی جاتی ہے۔ استادوں اور ہیڈ ماسٹر کی خواہش پر ایک لیکچر "احمدیت ہی اسلام ہے" پر دیا جس میں علاوہ سکول کے سٹاف کے ایک سو پچاس طالب علم اور پندرہ لڑکیاں بھی شامل ہوئیں۔ سب نے لیکچر بڑے شوق اور توجہ سے سُنا۔ مولوی صاحب کی کئی غیر احمدی اصحاب نے دعوتیں کیں۔ اور اپنی محبت کا اظہار کیا:۔

حیفا فلسطین

۱۵۔ فروری کے خط میں مولوی اللہ دتا صاحب تحریر فرماتے ہیں:۔ عید الفطر اور اس کے بعد متعدد غیر احمدی اصحاب سے ملاقاتیں کیں۔ اور بعض معززین کے گھروں پر جا کر ملاقاتیں کیں۔ اور سب کو تبلیغ کی گئی:۔ وہاں کے ایک احمدی بھائی عبد القادر اپنے ایک خط میں مجھے مخاطب کر کے عربی میں لکھتے ہیں۔ جس کا ترجمہ احباب کی آگاہی کے لئے درج ذیل کرتا ہوں۔ "سیدی ناظر صاحب دعوت و تبلیغ۔ السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ۔ امید ہے کہ آپ اپنی دعاؤں میں مجھے یاد رکھیں گے۔ اور ہمیشہ اپنے خطوط سے مشرف فرماتے رہا کریں گے۔ میری طرف سے اور باقی تمام یہاں کی جماعت احمدیہ کی طرف سے ہمارے احمدی بھائیوں کو السلام علیکم پہنچا دیں۔ ہم بفضلہ خیر و عافیت سے ہیں۔ اور آپ کی مخلصانہ دعاؤں کے طلبگار ہیں":۔

امریکہ میں تبلیغ اسلام

مولوی صوفی مطیع الرحمٰن صاحب ایم۔ اے اپنے خط مورخہ ۸ جنوری میں شکاگو سے لکھتے ہیں:۔

فلیڈلفیا اور نیویارک میں اسلام کی صداقت پر متعدد تقریروں کا انتظام کیا گیا ہے۔ امریکہ کی سب احمدیہ جماعتیں تبلیغ اسلام میں مصروف ہیں

سالٹ پانڈ (افریقہ)

مولوی نذیر احمد صاحب کی طرف سے جو ڈاک ۹۔ فروری کو قادیان پہونچی۔ اس میں ایک سو تراسی (۱۸۳) آدمیوں کے بیعت فارم حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے حضور پیش کرنے کے لئے آئے۔ یہ امر بڑی خوشی کا موجب ہے۔ کہ جہاں افریقہ کے بت پرست اسلام میں داخل ہوئے۔ وہاں اشاعت اسلام کی غرض سے ماہوار چندہ دینے کا بھی اقرار کیا:۔

کانو نائیجیریا

شمس الدین صاحب مبلغ کانو (افریقہ) نے جو خط یکم جنوری کو لکھا اس کا خلاصہ یہ ہے۔ کہ کانو میں سکول باقاعدہ جاری ہے۔ عربی اور انگریزی کی پڑھائی ہو رہی ہے۔ طلباء سے جو فیس وصول کی جاتی ہے۔ اس کی ماہوار میزان ۱۔ پونڈ ۱۳ شلنگ ہے۔ تبلیغ کا کام باوجود مالی مشکلات کے سرگرمی سے ہو رہا ہے:۔

انگلستان

۱۱۔ دسمبر کو جو خط مولوی فرزند علی صاحب اور چودھری محمد یار صاحب کا لنڈن سے آیا۔ اس سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ مسجد لنڈن میں جمعہ کی نماز باقاعدہ ادا کی جاتی ہے۔ اتوار کے دن ۱۵ اکس نومسلم اصحاب آئے چونکہ مولوی فرزند علی خانصاحب بیمار تھے۔ اس لئے چوہدری محمد یار صاحب نے قرآن شریف کا درس دیا۔ مغرب اور عشاء کی نماز ادا کرنے کے بعد سب کو دینیات کے الگ الگ سبق پڑھائے۔ ۹۔ فروری عید کی نماز میں بہت سے اصحاب شامل ہوئے۔ بعض نومسلم دوست دُور دور سے آئے۔ چنانچہ ڈاکٹر عمر سلیمان صاحب ساری رات سفر کر کے صرف عید کی نماز کے لئے لنڈن آئے خطبہ عید خانصاحب مولوی فرزند علی صاحب نے پڑھا۔ اور اس میں عید کے مسائل اور اس کی فرورت کو وضاحت سے بیان کیا۔ نیز بتایا کہ روزے جو ہمیں سبق دیتے ہیں۔ اُن کو ہمیشہ یاد رکھنا چاہیئے۔ خطبہ میں ہی آپ نے کشمیر کے حالات بتاتے ہوئے مظلومین کی امداد کی طرف توجہ دلائی۔ اور نماز عید کے بعد کچھ چندہ جمع ہوا۔ نماز عید کے بعد مہمانوں کو کھانا کھلایا گیا:۔ ۸۔ فروری سنہ ۱۹۳۲ء کو چوہدری محمد یار صاحب نے انگریزی میں پہلا لیکچر ہندوستان کی سیاست اور مختلف قوموں اور فرقوں پر دیا:۔

سیلون

مبلغ سیلون مولوی عبد اللہ صاحب مالاباری نے جو خط ۲۲ فروری کو کولمبو سے بھیجا ہے۔ اس کا خلاصہ یہ ہے:۔

پانہ وڑے میں دو آدمی سلسلہ احمدیہ میں داخل ہو چکے تھے۔ انہوں نے احمدیت کی اشاعت کی غرض سے ایک مکان کرایہ پر لیا۔ مولوی عبد اللہ صاحب تین دن وہاں مقیم رہے۔ رات کو لیکچر ہوتے رہے۔ پہلی رات دس بجے سے ساڑھے بارہ تک۔ دوسری رات ڈیڑھ بجے تک۔ اور تیسری رات سوا گیارہ بجے تک "احمدیت ہی اسلام ہے" پر تقریریں ہوئیں۔ باوجود اس کے کہ شہر کے بعض رؤسا نے لوگوں کو لیکچر میں آنے سے روک دیا تھا۔ پھر بھی لوگ آتے رہے۔ ۹۔ فروری کو مولوی صاحب کولمبو آ گئے۔ اور خطبہ جمعہ پڑھا اور اجلاس عام کر کے نئے عہدے داروں کا انتخاب کیا گیا۔ اور کثرت رائے سے جناب سید احمد صاحب صدر، مسٹر ایس۔ ایم محی الدین صاحب سیکرٹری مسٹر حبیب اللہ خاں صاحب ناظر اور مسٹر عبد المجید صاحب محصل منتخب ہوئے۔ اس طرح ساڑھے گیارہ بجے جلسہ کی کارروائی ختم ہوئی:۔

مولوی صاحب لکھتے ہیں۔ ساماں کولم میں سخت مخالفت شروع ہو گئی ہے۔ وہاں سے کچھ فاصلہ پر بابل پٹ ایک جگہ ہے۔ وہاں کے ایک احمدی کو مخالفین نے وہاں سے نکال دیا۔ جو ساماں کولم آ گئے ہیں۔ ان کی بیوی کے متعلق ان کے رشتہ داروں نے فیصلہ کیا ہے۔ کہ خاوند کے احمدی ہو جانے کی وجہ سے نکاح فسخ ہو گیا ہے۔ لہٰذا عدت گزرنے کے بعد کسی اور شخص سے نکاح پڑھا دیا جائے۔ احباب دعا فرمائیں۔ کہ خدا تعالیٰ اس بھائی کی مشکلات دُور کرے:۔

ناظر دعوت و تبلیغ قادیان

حصہ داران کمیٹی مکانات کیلئے اعلان

قواعد کمیٹی مکانات میں حصہ دار اصحاب کو اطلاع کی جا چکی ہے۔ کہ مجلس مشاورت کے موقعہ پر حصہ داران کی میٹنگ ہو گی جس میں تفصیلی قواعد کا فیصلہ کیا جائے گا۔ اس میٹنگ کے لئے ۲۵ مارچ جمعہ کا دن مقرر کیا جاتا ہے۔ میٹنگ معاً بعد نماز مغرب شروع ہو گی۔ شریک ہونے والے احباب وقت مقررہ پر پہونچ جائیں:۔ (پرائیویٹ سکرٹری)

پنڈی بھٹیاں ضلع گوجرانوالہ میں جلسہ

پنڈی بھٹیاں ضلع گوجرانوالہ میں جماعت احمدیہ کا جلسہ ۲۳-۲۴ مارچ سنہ ۱۹۳۲ء کو ہو گا۔ انشاء اللہ تعالیٰ اس موقعہ پر تین مبلغ مرکز سے بھیجنے کا انتظام کیا گیا ہے۔ ارد گرد کے انصار اللہ اور احمدی اصحاب کو چاہیئے۔ کہ وہ اس جلسہ کو شاندار۔ اور کامیاب بنانے کی پوری جد و جہد کر کے عند اللہ ماجور ہوں:۔

ناظر دعوت و تبلیغ قادیان

الفضل
نمبر ۱۰۹ | قادیان دارالامان مورخہ ۱۳ مارچ سنہ ۱۹۳۲ء | جلد ۱۹

معاملاتِ ہند پر وزیرِ ہند کی تازہ تقریر

مسلمانوں اور دوسری اقلیتوں سے وعدہ کا اعادہ

دارالعوام میں سر سیموئل ہور وزیرِ ہند نے معاملاتِ ہندوستان پر جو تقریر حال میں کی ہے۔ وُہ کئی لحاظ سے نہایت اہمیت رکھتی ہے۔

گاندھی جی کے متعلق اظہارِ خیال

سب سے پہلے وزیرِ ہند نے گاندھی جی کے متعلق اظہارِ خیال کرتے ہوئے کہا:-

" دوسری گول میز کانفرنس کے خاتمہ پر جب ہندوستانی نمائندے واپس گئے۔ تو فضا نہایت خوشگوار تھی۔ کانگرس کا واحد نمائندہ (گاندھی جی) اگرچہ ان سے علیحدہ ہوگیا تھا۔ لیکن اکثر اوقات اپنے اختلاف کی خود ہی مخالفت کرتا تھا۔ ہندوستان پہنچ کر مسٹر گاندھی کے ذاتی خیالات کچھ ہی ہوں۔ کانگرس کے نمائندے جو حکومتِ ہند کے خلاف جنگ جاری کرنے پر تلے ہوئے تھے۔ ان کو زیرِ اثر لانے میں کامیاب ہو گئے"!

یہ اس تقریر کے الفاظ ہیں جس کی تائید پارلیمنٹ کے ۴۳ ممبروں کے مقابلہ میں ۱۹۵ ممبروں نے کی۔ اور اس طرح ظاہر ہوگیا۔ کہ گاندھی جی نے گول میز کانفرنس میں شمولیت اختیار کر کے اپنے متعلق کوئی اچھی رائے پیدا نہیں کی۔ بلکہ خواہ مخواہ اپنا بھرم کھلوایا ہے۔ اہلِ انگلستان پر جہاں اپنے اختلاف کی اکثر اوقات خود ہی مخالفت کرنے پر ان کی معقول پسندی ظاہر ہو گئی۔ وہاں کانگرس میں ان کے اقتدار کی حقیقت بھی معلوم ہو گئی۔ کانگرس نے یوں تو ان کو اپنا واحد نمائندہ قرار دے رکھا تھا جس کا صاف مطلب یہ تھا کہ گاندھی جی گول میز کانفرنس کے سلسلہ میں جو کچھ کریں گے۔ یا کہیں گے۔ اسے کانگرس چون وچرا تسلیم کرے گی۔ لیکن ان کی واپسی پر بجائے اس کے کہ ان کی سُنتے۔ اور ان کے پیچھے چلتے۔ انہیں اپنے زیرِ اثر لے آئے۔ اور حکومتِ ہند کے خلاف جنگ کرنے کی جو تیاری کر رہے تھے۔ انہیں بھی شریک [illegible]

سرحد میں کانگرسیوں کی سرگرمیاں

گاندھی جی کی اس بے دست و پائی کا ذکر کرنے کے بعد وزیرِ ہند نے حکومت کے موجودہ طریقِ عمل اختیار کرنے کی ضرورت بیان کرتے ہوئے کہا

" کانگرس نے صوبہ سرحد میں سُرخپوشوں کی ایک ایسی تحریک شروع کر دی جس سے حکومت کی بنیادوں کو ہلا دینے کا خطرہ تھا "!

اس سے ظاہر ہے۔ کہ حکومت کو بھی آخر ماننا پڑا۔ کہ سرحدی شورش میں کانگرسیوں کا ہاتھ ہے۔ اور کانگرس وہاں کے پُرجوش مسلمانوں کو حکومت کے خلاف بطور آلہ استعمال کر رہی ہے۔ اس سلسلہ میں مسلمانانِ سرحد کو جن مصائب و آلام کا ہدف بننا پڑا۔ اور جو نہایت ہی دردناک ہیں۔ ان کی ساری ذمہ وار کانگرس پر عائد ہوتی ہے جس نے اپنے دوگونہ اغراض و مقاصد کی خاطر سرحد کی تباہی و بربادی کے سامان مہیا کئے۔ ایک طرف تو کانگرس کے مطابق ہے۔ کہ سرحدی مسلمانوں کو مشتعل کر کے حکومت کے لئے مشکلات پیدا کرے۔ اور دوسری طرف یہ غرض پیشِ نظر ہے۔ کہ مسلمانوں کو کمزور اور تباہ حال کر کے اس سرحدی خطرہ کو دور کر دے۔ جس کی وجہ سے ہندو لیڈر لرزہ براندام رہتے ہیں۔ شکر ہے۔ کہ مسلمانانِ سرحد پر کانگرس کی یہ اغراض مذمومہ جلد واضح ہو گئیں۔ اور وہ سنبھل گئے۔ ورنہ کانگرس نے ان کی تباہی کے سامان پیدا کرنے میں کوئی کسر نہ اُٹھا رکھی تھی۔

اقلیتوں کو اطمینان دلانے کی کوشش

وزیرِ ہند نے اسی تقریر میں اقلیتوں کے حقوق اور مفاد کی حفاظت کے متعلق مستوں پُرزور الفاظ میں اطمینان دلانے کی کوشش کرتے ہوئے کہا:-

" ہم اقلیتوں اور خصوصًا مسلمانوں اور اچھوتوں کے اضطراب کا پورا پورا احساس رکھتے ہیں۔ وہ اس بات کے لئے سخت مضطرب ہیں۔ کہ آئندہ دستورِ اساسی نافذ کرنے سے پیشتر ان کے جائز حقوق کا تحفظ کیا جائے۔ میں یہ بھی جانتا ہوں کہ کئی ماہ کی طویل بحث و تمحیص کے بعد فرقہ وار مسئلہ کے حل میں کس خوفناک رجعت قہقری عمل میں آئی ہے مگر میں آج صرف یہ کہہ سکتا ہوں۔ کہ حکومت اس مسئلہ کی اہمیت۔ اور ضرورت کو محسوس کرتی ہے۔ اور وُہ کسی حالت میں ان ذمہ داریوں کو فراموش نہیں کرے گی۔ جو اقلیتوں کی طرف سے اس پر عائد ہوتی ہیں۔ ہم اقلیتوں کے نمائندوں اور خصوصًا مسلم قوم کے نمائندوں کو جو عدم تعاون سے نہایت وفاداری اور عقیدت کے ساتھ مجتنب رہے۔ صدقِ دل سے یقین دلاتے ہیں۔ کہ وہ بالکل مطمئن رہیں۔ گو ہم واقعات کی ناگزیر رفتار کی وجہ سے فی الفور قبل از وقت فیصلہ نہیں کر سکتے۔ لیکن ملک معظم کی حکومت اور حکومتِ ہند اس فرقہ وار مسئلہ پر گہری توجہ مبذول کر رہی ہے۔ اور جب تک ہم اپنی بحث و تمحیص ختم نہ کر لیں۔ میں اپنے فوری ارادوں کا اعلان نہیں کر سکتا "!

ان الفاظ سے ظاہر ہے۔ کہ اقلیتوں اور خصوصًا مسلمانوں کے اس اضطراب سے حکومتِ برطانیہ لاعلم نہیں۔ جو ان میں فرقہ وارانہ حقوق کا تصفیہ نہ ہونے۔ اور اس میں ناقابلِ برداشت طوالت سے کام لینے کی وجہ سے پیدا ہو چکا ہے۔ پھر ان سے یہ بھی معلوم ہوتا ہے۔ کہ کئی ماہ کی طویل بحث و تمحیص کے دوران میں جو خوفناک رجعت قہقری عمل میں آئی ہے وُہ اقلیتوں کا اضطراب بڑھانے کا موجب ہو رہی ہے۔ نیز یہ بھی عیاں ہے کہ حکومت کے خلاف موجودہ خطرناک تحریک سے مسلمان بحیثیت قوم کس احتیاط کے ساتھ علیحدہ رہے۔ اور اس وجہ سے انہوں نے طعن و تشنیع کے علاوہ کس قدر مشکلات و تکالیف برداشت کیں۔ لیکن یہ سب کچھ تسلیم کرنے کے باوجود مسلمانوں اور دوسری اقلیتوں کے حقوق کے تصفیہ کو اور پیچھے ڈالنا۔ اور غیر معین وقت تک ملتوی رکھنے کا اعلان کرنا نہ تو مسلمانوں کو مطمئن کر سکتا ہے۔ اور نہ ان کی تشویش و اضطراب کو دُور کر سکتا ہے۔ مسلمان نمائندوں نے گول میز کانفرنس میں ہی ظاہر کر دیا تھا۔ کہ جب تک اقلیتوں کے حقوق کا تصفیہ نہ ہو جائے۔ وُہ آئندہ دستورِ اساسی کی نہایت اہم شقوں کے متعلق اظہارِ رائے سے قطعاً معذور ہیں۔ اس کے بعد جمہور مسلمانانِ ہند نے بھی ہر آئینی طریق سے حکومت کی توجہ اس طرف مبذول کرانے کی کوشش کی۔ لیکن تا حال اس کا کوئی نتیجہ مرتب نہیں ہوا۔ اور حکومتِ برطانیہ اب بھی اس معاملہ کو محض شاندار الفاظ کے ذریعہ گول مول رکھنے کی کوشش کر رہی ہے۔ حالانکہ حالات کا تقاضا ہے۔ کہ جلد سے جلد اس مسئلہ کا تصفیہ کر دیا جائے۔ تا مسلمان اور دوسری اقلیتیں دیکھ سکیں۔ کہ اس وقت تک جن الفاظ میں انہیں وعدے دئے گئے ہیں۔ وُہ کہاں تک شرمندہ معنی ہیں۔ اس بارے میں جس قدر تعویق و التوا سے کام لیا جا رہا ہے۔ وُہ مسلمانوں کے شکوک و شبہات میں اضافہ کا باعث بن رہا ہے۔ اور اس وجہ سے یقینًا گول میز کانفرنس کی مشاورتی کمیٹی کے کام میں روکاوٹیں پیدا ہوں گی۔ حکومتِ برطانیہ کو جرأت سے کام لے کر اور اپنے وعدوں کا لحاظ کرتے ہوئے جلد فیصلہ صادر کر دینا چاہیئے۔

ساہوکاروں کے قرضہ کی مصیبت

وزیرِ ہند نے اس موقعہ پر ہندوستان کی اقتصادی حالت کا

ذکر کرتے ہوئے کہا:-

"ہندوستان جس اقتصادی مصیبت میں مبتلا ہے۔ بیان اس کا صحیح اندازہ نہیں کر سکتا۔ وہاں چھوٹے چھوٹے اور غریب کسان آباد ہیں۔ اور نرخ اجناس کے گرنے سے جس قدر انہیں نقصان پہونچا ہے۔ وُہ دُنیا کے کسی حصہ کو نہیں پہونچا۔ ضروری اشیار کی قیمتیں بعض حالتوں میں ۵۰ - فیصدی تک گر گئی ہیں۔ ان کی آمدنیوں کی قلت اور اس بات کو دیکھتے ہُوئے کہ نوے فیصدی ساہوکاروں کے غلام بنے ہُوئے ہیں۔ ہمیں ان کی حالت زیادہ خطرناک معلوم ہوتی ہے صرف پنجاب میں پینتالیس ہزار ساہوکار ہیں۔ اور زمینداروں کا قرضہ اکثر حالتوں میں استر فیصدی بڑھ گیا ہے"

بیچارے کسانوں کی جس حالت کا ذکر وزیر ہند نے کیا ہے وُہ فی الواقعہ نہایت ہی خطرناک ہے۔ اور ساہوکاروں نے اس بُری طرح انہیں قرض کی مصیبت میں جکڑ رکھا ہے۔ کہ وُہ غلاموں سے بھی بدتر زندگی بسر کر رہے ہیں۔ وزیر ہند کے الفاظ سے یہ تو معلوم ہوتا ہے۔ کہ انہیں ہندوستان کے کسانوں کی مفلوک الحالی اور ساہوکاروں کی خون آشامی کا پُورا پُورا علم ہے۔ لیکن یہ پتہ نہیں لگتا۔ کہ ان کی حکومت اس بارے میں اپنا فرض کیا سمجھتی ہے۔ اور کسانوں کو ساہوکاروں کی غلامی سے آزاد کرانے کے لئے کیا کرنا چاہتی ہے۔ اگر کسانوں کی اس مصیبت کا جلد سے جلد تدارک نہ کیا گیا۔ تو نہ تو ہندوستان کو امن نصیب ہو سکے گا۔ اور نہ کوئی دستور اساسی کامیاب ہو سکے گا۔ موجودہ خطرناک حالات میں جن کا اعتراف خود وزیر ہند نے بھی کیا ہے۔ کئی بار ذمہ دار حلقوں نے حکومتِ ہند کو کسانوں کی تباہ حالی کی طرف توجہ دلائی ہے اور بار بار کہا گیا ہے۔ کہ ساہوکار جو اصل قرض کے مقابلہ میں کئی گنا وصول کر چکے ہیں۔ لیکن پھر بھی مقروض لوگوں کی گلو خلاصی نہیں ہوتی بلکہ وُہ جُوں کے توں قرض کے پھندے میں پھنسے ہوئے ہیں۔ ان کے قرضہ کو زیادہ سے زیادہ اصل رقم کے مساوی سُود سے آگے نہ بڑھنے دیا جائے۔ اور اس کے متعلق قانون نافذ کر دیا جائے۔ مگر تا حال کوئی شنوائی نہیں ہوئی۔ اب بھی وزیر ہند نے کسانوں کی مخلصی اور ساہوکاروں کی غلامی سے آزاد ہونے کی کوئی صورت تجویز نہیں کی۔ کاش حکومتِ ہند اس بارے میں جلد سے جلد کارروائی کرے۔ اور ہندوستان کی بہت بڑی آبادی کو اقتصادی تباہی سے بچائے۔

اچھوتوں پر ہندوؤں کے مظالم

اپنے آپ کو اعلیٰ ذاتوں کے ہندو سمجھنے والے لوگ خدا تعالیٰ کی اس مخلوق سے جس کا نام انہوں نے "اچھوت" رکھا ہوا ہے۔ زمانہ گزشتہ میں جو انسانیت سوز سلوک کرتے رہے ہیں۔ اسے اگر نظر انداز بھی کر دیا جائے۔ تو اس وقت بھی جبکہ سیاسی مفاد کی خاطر اچھوت اقوام کو ہندو اپنے گوشت کا پوست بتاتے ہیں۔ اور ان کو اپنے بھائی قرار دے رہے ہیں ایسا معاملہ کیا جا رہا ہے۔ جس پر شرافت اور انسانیت آٹھ آٹھ آنسو رو رہی ہے۔ چنانچہ پٹنہ سے یکم مارچ کو جو خبر اخبارات میں بھیجی گئی ہے اسے بطور مثال پیش کیا جاتا ہے۔ اس میں لکھا ہے:-

"حال ہی میں موضع ارا راج متصل رکسالی ضلع چمپارن میں مہادیو مندر کے داخلہ پر اعلیٰ ذات کے ہندوؤں کی طرف سے غریب اچھوتوں کی جو گت بنائی گئی ہے۔ اسے ننگ انسانیت کہا جا سکتا ہے اچھوتوں کو اس بُری طرح زدوکوب کیا گیا۔ کہ ۱۷ - اشخاص وہیں ہلاک ہو گئے۔ کوئی پچاس سال کا عرصہ ہُوا۔ کہ اس مندر میں اسی طرح کا ہنگامہ ہُوا تھا۔ اور کتنے ہی اچھوت ہلاک کر دیئے گئے تھے۔ آئندہ کے لئے اچھوتوں کے ہجوم کو روکنے کی غرض سے ہر طرف باڑ لگا دینے کی تجویز ہے۔ کہا جاتا ہے۔ کہ اشوک نے ۲۴۱ - سال قبل مسیح اس مندر کو تعمیر کرایا تھا"

اتنے پرانے مندر پر اچھوت اقوام کا جو ہندوستان کی اصل باشندہ ہیں۔ کوئی حق ہے یا نہیں۔ یہ اگر زیر بحث نہ بھی لایا جائے تو یہ ضرور کہنا پڑتا ہے۔ کہ اچھوت اقوام مندر میں داخلہ کے لئے پچاس سال قبل بھی اپنے خون کی قربانی دے چکیں۔ مگر آج پھر ان سے اسی قسم کی قربانی حاصل کی گئی ہے۔ حالانکہ اچھوت اقوام اس مندر کی جائداد پر قبضہ نہیں کرنا چاہتیں۔ وہاں سے کوئی مائدہ حاصل کرنے کی کوشش نہیں کر رہیں۔ بلکہ محض عبادت کے خیال سے اس میں داخل ہونا چاہتی ہیں۔ مگر ہندوؤں کو اتنا بھی گوارا نہیں۔ کہ انہیں مندر کے احاطہ میں ہی داخل ہونے دیں۔ اور وُہ اس جرم کی پاداش میں ان کا خون بہانا جائز سمجھتے ہیں۔

کیا جو لوگ اچھوتوں سے اس قسم کا سلوک کر رہے ہیں۔ وُہ کبھی اس بات کے لئے تیار ہو سکتے ہیں۔ کہ اچھوت اقوام کو اپنے جیسے انسان سمجھ کر انہیں ترقی کرنے کا موقعہ دیں قطعاً نہیں۔ دراصل اچھوتوں سے جو رشتہ جوڑا جا رہا۔ اور انہیں طرح طرح کے لالچ دیئے جا رہے ہیں۔ یہ محض ضرورت وقت کے لئے ہیں۔ جس وقت ہندوؤں کا مطلب نکل گیا۔ یہ زبانی تعلقات بھی فراموش کر دیئے جائیں گے۔

آل انڈیا مسلم کانفرنس کی اہم قرارداد

فرقہ وارانہ حقوق کا تصفیہ نہ ہونے کی وجہ سے مسلمانوں میں جو اضطراب و تشویش پیدا ہو رہی ہے۔ اس کا اندازہ آل انڈیا مسلم کانفرنس کی مجلس عاملہ کی اس قرارداد سے ہو سکتا ہے۔ جو ۵ - مارچ کے اجلاس منعقدہ دہلی میں پیش کی گئی ہے۔ اور جس کے متعلق ۲۱ - مارچ کو لاہور کے کھلے اجلاس میں فیصلہ کیا جائے گا۔ قرار دادیہ ہے۔ کہ

"ہرگاہ مسلمانوں کے کم از کم مطالبات جو آل انڈیا مسلم کانفرنس نے یکم جنوری سنہ ۱۹۲۹ء کو مرتب کئے۔ اور جن اپریل سنہ ۱۹۳۱ء میں دوبارہ تصدیق کی۔ نہ تو حکومتِ برطانیہ نے منظور کئے۔ اور نہ اکثریت (ہندو قوم) نے انہیں تسلیم کیا۔ اور ہرگاہ اس کانفرنس کی مسلمہ حکمت عملی ہے۔ کہ جب تک مذکورۃ الصدر مطالبات پورے نہیں کئے جاتے۔ ہندوستان کے لئے کسی قسم کا دستور اساسی تیار کرنے میں شریک نہ ہو۔ یہ مجلس عاملہ گول میز کانفرنس اور مختلف کمیٹیوں کے (جو اس کے لئے قائم کی ہیں) مسلم ارکان سے مطالبہ کرتی ہے۔ کہ جب تک حکومت برطانیہ ان مطالبات کے منظور کرنے کا پہلے اعلان نہ کرے۔ وُہ ان میں کام کرنے سے انکار کر دیں۔ نیز یہ مجلس مسلمانوں کو مشورہ دیتی ہے۔ کہ وُہ ان کمیٹیوں کے سامنے بطور گواہ پیش ہونے یا کسی طریقہ پر ان سے اتحاد عمل کرنے سے محترز رہیں"

گویا مجلس شوریٰ گول میز کانفرنس اور مختلف کمیٹیوں کے بائیکاٹ کی تحریک کی گئی ہے۔ اگرچہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے مسلمانوں کو یہ مشورہ دیا جا رہا ہے۔ کہ وُہ بائیکاٹ کی پالیسی پر کاربند نہ ہوں۔ اور یہ اسی کا نتیجہ ہے۔ کہ آل انڈیا مسلم کانفرنس کے متواتر دو جلسوں میں یہ قرارداد پاس ہونے کی بجائے ملتوی کی گئی۔ لیکن اگر حکومت برطانیہ نے مسلمانوں کے مطالبات کو جو نہایت معقولیت پر مبنی ہیں اور جن میں کم از کم ہونے کی وجہ سے کسی قسم کی مزید کمی کی قطعاً گنجائش نہیں۔ اگر منظور نہ کیا۔ تو لفظی وعدے مسلمانوں کو ہرگز مطمئن نہ کر سکیں گے۔ اور کوئی عجب نہیں۔ اگر وُہ ایسا قدم اٹھانے پر مجبور ہو جائیں۔ جو حکومت کے لئے پریشانی کا موجب ہو۔ پس حکومت کو چاہیئے۔ کہ اس نازک مرحلہ پر دُور اندیشی سے کام لے۔ اور فرقہ وارانہ مسئلہ کا جلد فیصلہ کر دے۔

احراریوں کی آستانہ حکومت پر جبہ سائی

معزز معاصر "سیاست" نے بااصرار مکرر یہ خبر شائع کی ہے۔ کہ غازی عبدالرحمٰن صاحب امرتسری نے نواب محمد اسمٰعیل صاحب صدر آل انڈیا مسلم کانفرنس سے التجا کی ہے۔ کہ احرار کمیٹی کے ساتھ حکومت کی صلح کرا دی جائے۔ اور یہ بھی لکھا ہے۔ کہ نواب صاحب موصوف نے متعدد ممبران مجلس عاملہ آل انڈیا مسلم کانفرنس کی موجودگی میں اس خبر کو درست تسلیم کیا۔

کُجا تو احراریوں کی وُہ شورا شوری کہ مسلمانانِ کشمیر کے لئے کمل آزادی سے کم کوئی چیز قابل تسلیم ہی نہ قرار دیتے تھے۔ اور کجا یہ بے کسی۔ کہ اب اپنی رہائی کے لئے گورنمنٹ کے آستانہ پر ناک رگڑ رہے ہیں۔ گورنمنٹ اس بارے میں جو مصلحت سمجھیگی۔ اس کے مطابق عمل کرے گی۔ لیکن اس موقعہ مسلمانوں کا بھی ایک فرض ہے۔ اور وُہ یہ ۔ کہ ان لوگوں کی حقیقت سے اچھی طرح آگاہ ہو جائیں۔ جو شور و شر برپا کرتے وقت تو آسمان سر پر اٹھا لیتے ہیں۔ دور اندیشی۔ معاملہ فہمی اور حسن عمل سے بالکل تہیدست ہیں۔ اور نہ صرف یہی جب یہ دیکھتے ہیں۔ کہ وُہ مسلمانوں کو خوب اچھی طرح لوٹ چکے۔ اور انہیں مصائب کا نشانہ بنا چکے۔ تو پھر اپنی جان بچانے کے لئے ذلیل ترین ذریعہ اختیار کر لیتے ہیں

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

خطبہ جمعہ

دینی اور دنیوی امور میں مایوسی سے بچو اور امید کو قائم رکھو

از حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

فرمودہ ۴ مارچ ۱۹۳۲ء بمقام دہلی

تشہد اور سورۂ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا :-

جس طرح جسم ایسے غیر معلوم بیماریاں پیدا کرنے والے اثرات کے نیچے آتا رہتا ہے۔ کہ بسا اوقات۔ ان کے اسباب وعلل کا علم سالوں کے بعد ہوتا ہے۔ اسی طرح انسان کی روح

مختلف اسباب کے اثرات

کے نیچے آتی رہتی ہے۔ اور اس کا علم انسان کو مدتوں تک نہیں ہوتا۔ بسا اوقات جبکہ انسان یہ خیال کرتا ہے۔ کہ میں

روحانی طور پر تندرست

ہوں۔ لیکن حقیقت میں وہ بیمار ہوتا ہے جس کا اسے علم نہیں ہوتا اور بسا اوقات وہ یہ سمجھتا ہے۔ کہ میں لاعلاج بیمار ہوں۔ حالانکہ اسی لمحہ کوئی روحانی اثر اس کے اندر ایک تبدیلی کر رہا ہوتا ہے اسی طرح ایک تندرست انسان جس کے اندر بیماری کے جراثیم ہوتے ہیں وہ اپنے آپ کو تندرست خیال کرتا ہے حالانکہ وہ بیماری کی طرف جا رہا ہوتا ہے۔ اور ایک دوسرا شخص یہ خیال کرتا ہے۔ کہ میں لاعلاج ہوں لیکن حالت اس کے برعکس ہوتی ہے۔

یہی حالت روحانی اثرات کے متعلق ہوتی ہے۔ ایک شخص خیال کرتا ہے۔ کہ میں نیک ہوں۔ حالانکہ وہ گمراہ ہوتا ہے لیکن ایک دوسرا شخص جو اپنے آپ کو گمراہ خیال کرتا ہے حقیقتہً اس کے اندر

نیکی کی تحریک

پیدا ہو رہی ہوتی ہے لیکن جہاں جسمانی بیماریوں کے متعلق یہ آسانی ہے۔ کہ ان کے متعلق انسان کو کم سے کم اس وقت جب بیماری کمال پر ہوتی ہے۔ اس کے لاحق ہو جانے کا اعتراف کرنا پڑتا ہے۔ لیکن روحانی حالت میں جو بیماری ہوتی ہے۔ اس کا احساس نہیں ہوتا۔ روحانی حالت میں انسان اپنے آپ کو بیمار قرار دینا پسند نہیں کرتا۔ جیسے طاعون والے آدمی بیماری کے دنوں میں اس بیماری کو چھپاتے تھے۔ تاکہ لوگ ان سے دور نہ بھاگ جائیں۔ اور انہیں علیحدہ نہ ڈال دیا جائے۔ اسی طرح روحانی بیماریوں کو لوگ چھپاتے ہیں۔ اس خیال سے کہ لوگ ان سے نفرت نہ کریں۔ کیونکہ روحانی بیماروں کو

حقارت اور نفرت کی نگاہ سے

دیکھا جاتا ہے حالانکہ چاہیئے یہ تھا۔ کہ ان کو بھی رحم کی نظر سے دیکھا جاتا۔ جس طرح جسمانی بیمار کو رحم کی نگاہ سے دیکھا جاتا ہے معلوم نہیں یہ خیال کب سے شروع ہوا۔ لیکن جب سے روحانی بیماروں کو حقیر و ذلیل قرار دیا گیا۔ اسی وقت سے

روحانی بیمار

ان بیماریوں کو چھپانے پر مجبور ہوئے۔ اور اس طرح ان بیماریوں کو ترقی ہوتی گئی۔ یہ حقارت لوگوں میں صرف عملاً ہی نہیں پائی جاتی۔ بلکہ بعض مذاہب نے تو اس کو

مذہب کا جزو

قرار دیدیا ہے۔ اور ایسے لوگوں کو ذلیل وحقیر قرار دیا ہے جیسے بعض مذاہب کہتے ہیں۔ کہ گناہ کا ارتکاب جب ایک دفعہ ہو جائے تو پھر وہ معاف نہیں ہو سکتا۔ اس کا صاف مطلب یہ ہے۔ کہ جس شخص کو کوئی روحانی مرض لاحق ہو گیا۔ وہ کبھی صحت یاب نہیں ہو سکتا۔ اور اسے

روحانی صحت

کی طرف سے بالکل مایوس کر دیا گیا۔ اور جو مریض مایوس ہو جائے۔ وہ صحت یاب نہیں ہو سکتا۔ اس کے مقابلہ میں جیسے جب کوئی ڈاکٹر کسی مریض سے کہے۔ کہ تیرا علاج ہو سکتا ہے۔ تو وہ چونکہ مایوس نہیں ہوتا۔ اس لئے بسا اوقات شفایاب ہو جاتا ہے۔

پھر بعض مذاہب ایسے ہیں۔ جو یہ کہتے ہیں۔ کہ گناہ خواہ قابل عفو ہی کیوں نہ ہو۔ جب تک اس کی سزا نہ بھگت لی جائے۔ اس سے بریت نہیں ہو سکتی۔ مگر یہ بریت نہیں ہوتی۔ کیونکہ

جرم کی سزا

تو بھگت لی۔

بریت اس وقت ہو سکتی ہے کہ جب یہ کہا جائے کہ وہ چیز جو گناہ کی وجہ سے پیدا ہوئی تھی۔ اس کے اندر سے نکل گئی ہے۔ لیکن سزا کے بھگتنے سے مراد تو یہ ہوتی ہے۔ کہ وہ علت اس کے اندر تو ہے۔ لیکن اس کے نتیجہ کو زائل کر دیا گیا ہے۔ حالانکہ یہ زیادہ خطرناک ہے۔ کیونکہ جب مادہ فاسد اندر ہے۔ تو وہ پھوٹے گا۔ اور ہر دفعہ اس کو اس کی سزا بھگتنی پڑیگی۔

ان کے مقابلہ میں اسلام یہ کہتا ہے۔ کہ گناہ بھی مرض کی طرح ہے۔ اور انسان اس سے شفا پا سکتا ہے۔ اور تندرست ہو سکتا ہے۔ چنانچہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں۔

"التائب من الذنب کمن لا ذنب لہ"

کہ گناہ سے توبہ کرنے والا ایسا ہو جاتا ہے جس نے کوئی گناہ نہیں کیا ہوتا۔ گویا

دونوں برابر

ہو جاتے ہیں۔ بالفاظ دیگر اس شخص کے اندر سے گناہ کے تمام اثرات دور ہو جاتے ہیں۔ اس کی تفصیل یہ ہے۔ کہ جیسے حضرت نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔ کئی دفعہ ایسا ہوتا ہے۔ کہ کسی شخص کا دل سارے کا سارا سیاہ ہو جاتا ہے لیکن اس میں کسی جگہ کچھ سفیدی باقی ہوتی ہے جس کے نتیجہ میں آہستہ آہستہ اس کا

سارا دل سفید

ہو جاتا ہے۔ اسی طرح ایسا بھی ہوتا ہے۔ کہ کسی شخص کا دل نورانی ہوتا ہے۔ مگر اس میں ایک ذرہ سیاہی کا ہوتا ہے۔ جس کے نتیجہ میں آخر کار اس کا

سارا دل سیاہ

ہو جاتا ہے۔ غرض گناہ سے بریت اسی طرح ہو سکتی ہے۔ کہ اس کا ذرہ سا بھی اثر اس شخص کے اندر باقی نہ رہے۔ ورنہ وہ کبھی اس کے سارے دل کو سیاہ کر دیگا۔ پھر یہ بھی معلوم ہوا۔ کہ نیک گمراہ ہو سکتا ہے۔ اور گمراہ نیک ہو سکتا ہے۔ اس حالت میں ضروری ہے۔ کہ ایک طرف تو خوف انتہائی درجہ کا ہو۔ اور دوسری طرف امید بھی انتہا تک ہو۔ کہ اگر انسان گڑھے میں گرا پڑا ہو۔ تو وہ سمجھے کہ

بلندی کی آخری چوٹی

تک پہنچ سکتا ہے۔

یہ دونوں احساس ایک ہی وقت میں ہونے چاہئیں۔ اور یہی دونوں مل کر انسان کو نیک بناتے اور نیکی پر قائم رکھتے ہیں۔ یہی بات سورۂ فاتحہ میں بتائی گئی ہے۔ فرمایا اھدنا الصراط المستقیم یہ امید رکھو۔ کہ تم وہ تمام مدارج روحانیہ حاصل کر سکتے ہو۔ جو تم سے پہلوں نے

حاصل کرے مگر ساتھ ہی غیر المغضوب علیھم ولا الضالین بھی کہو۔ کیونکہ جسطرح یہ ممکن ہے۔ کہ ادنیٰ درجہ سے انتہائی مقام تک پہنچ جاؤ۔ اسی طرح یہ بھی ممکن ہے۔ کہ نیچے گر کر رستہ بھول جاؤ اور خدا کے غضب کے نیچے آجاؤ۔ پس نیکی کی حالت میں مطمئن اور بدی کے وقت مایوس نہیں ہونا چاہیئے۔ یہ

دونوں حالتیں

انسان کو تباہ برباد کر دیتی ہیں۔ یعنی یہ کہ انسان اپنے آپ کو محفوظ اور مامون قرار دے ے جیسے

جوانی میں

کئی لوگ خیال کرتے ہیں۔ کہ ہم بیمار نہیں ہو سکتے۔ اور کئی قسم کی بد پرہیزیاں کر لیتے ہیں۔ جو بڑھاپے میں ان کے لئے مصیبت کا باعث بن جاتی ہیں۔ یا جوانی میں ہی ان کا خمیازہ بھگتنا پڑتا ہے۔ یہ حالت بھی خطرناک ہوتی ہے۔

اور یا پھر جب بیمار یہ سمجھے۔ کہ میں صحت حاصل نہیں کر سکتا۔ یہ بھی نقصان دہ اور انسان کو تباہ کر دینے کا موجب ہوتی ہے۔

صحیح طریق

یہ ہے۔ کہ اوّل تو انسان صحت کے ایام میں محتاط رہے۔ اور اسباب کی کوشش کرے۔ کہ میں بیمار نہ ہو جاؤں یعنے

حفظان صحت کے اصول

کی پابندی کرے دوسرے یہ کہ جب بیمار ہو۔ تو یہ امید رکھے۔ کہ صحت پا سکتا ہوں۔ اور سرگرمی کے ساتھ علاج کرائے۔ جب یہ دونوں باتیں ہونگی تو صحت حاصل ہوگی۔ یہی طریق روحانی صحت کے متعلق اسلام بتاتا ہے اور یہی صحیح مقام ہے۔ جو انسان کو صحیح رستے پر قائم رکھتا ہے۔

انگلستان میں

بیماروں کا علاج سرکاری ڈاکٹر نہیں کرتے بلکہ پرائیویٹ پریکٹس کرنے والے یا اپنی خدمات کو عوام کی خدمت کے لئے وقف کرنیوالے ڈاکٹر کرتے ہیں۔ سرکاری ڈاکٹروں کا یہ کام ہوتا ہے۔ کہ وہ حفظان صحت کے اصول کی تحقیقات کرکے اور لوگوں سے ان پر عمل کراتے ہیں۔ تا بیماری پیدا ہی نہ ہو لیکن

ہندوستان میں

سرکاری ڈاکٹر بیماروں کا علاج کرتے ہیں۔ مگر یہ دونوں باتیں ضروری ہیں۔ کہ اول بیماری سے پہلے اس کی احتیاط کی جائے۔ اور دوسرے بیماری کے آنے پر اس کے دفعیہ کے اسباب استعمال کئے جائیں۔

پس اھدنا الصراط المستقیم میں یہ بتلایا۔ کہ انسان کہے۔ میں بیماری میں مبتلا ہوں مجھے اس سے نجات دی جائے اور غیر المغضوب علیھم ولا الضالین میں یہ سکھایا کہ انسان کہے۔ کہ جب میں صحت یاب ہو جاؤں۔ تو تو ایسے سامان پیدا کر کہ پھر صحت خراب نہ ہو۔

اس تعلیم سے اسلام نے روحانی بیماروں سے نفرت کرنے کے طریق کو دور کر دیا ہے۔ کیونکہ جو بیمار تندرست ہو سکتے ہیں۔ ان سے نفرت نہیں کی جاتی۔ اور جن بیماریوں کا علاج ہو سکتا ہے۔ ان کے مریضوں سے علیحدگی نہیں اختیار کی جاتی۔

پس فرمایا۔ کہ

ہر وقت ہوشیار رہو

اگر گری ہوئی حالت میں ہو۔ تو مایوس نہ ہو۔ اور اگر خدا صحت دے۔ تو کبر نہ کرو۔

مومن کو ان

دونوں مقامات

کے درمیان رہنا چاہیئے۔ کہ کامیابی پر مغرور نہ ہو۔ اور تکلیف پر مایوس نہ ہو۔ کیونکہ دونوں کے لئے سامان ہیں۔ اور جب خدا تعالےٰ انسان کو ان باتوں پر عمل کرنے کی توفیق دے اسی وقت کی کامیابی پر الحمد للہ کہنے کا مستحق ہو جاتا ہے۔

ہر شخص جو صحیح رستے پر نہیں ہے۔ اس میں ان دونوں باتوں میں سے ایک نہ ایک بات ضرور ہوگی۔ مایوسی ترقی کو بند کرتی ہے۔ اور غرور نیچے گرا دیتا ہے۔ ہماری جماعت کو ان دونوں نقصوں سے بچنا چاہیئے جبکہ خیر و شر دونوں کے دروازے کھلے ہیں، تو مومن کا فرض ہے۔ کہ وہ شر سے بچے اور خیر کو اختیار کرے۔ دین میں بھی۔ اور دنیا میں بھی۔

(نوشتہ خاکسار عبد الرحمٰن انور بوتالوی)

نبی کی اجتہادی غلطی

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے متعلق مخالفین بعض موقعوں پر یہ اعتراض کیا کرتے ہیں۔ کہ براہین احمدیہ میں تو لفظ توفی کے معنی آپ نے پورا دینے کے کئے۔ اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی حیات کا اقرار کرتے ہوئے ان کی دوبارہ آمد کا ذکر کیا۔ مگر بعد میں کہدیا۔ کہ توفی کے معنی قبض روح کے ہیں اور یہ کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام وفات پا چکے ہیں۔ ان دونوں بیانات میں تضاد ہے جو ایک مدعی نبوت کی شان کے منافی ہے۔

اس اعتراض کا جواب دیتے ہوئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام اپنی کتاب "ایام الصلح" میں تحریر فرماتے ہیں۔

"یاد رہے۔ کہ میں نے براہین احمدیہ میں غلطی سے توفی کے معنی ایک جگہ پورا دینے کے کئے ہیں جسکو بعض مولوی صاحبان بطور اعتراض پیش کیا کرتے ہیں۔ مگر یہ امر جائے اعتراض نہیں۔ میں مانتا ہوں۔ کہ وہ میری غلطی ہے۔ الہامی غلطی نہیں۔ میں بشر ہوں۔ اور بشریت کے عوارض جیسا کہ سہو اور نسیان اور غلطی یہ تمام انسانوں کی طرح مجھ میں ہیں۔ گو میں جانتا ہوں۔ کہ کسی غلطی پر مجھے خدا تعالےٰ قائم نہیں رکھتا۔ مگر یہ دعویٰ نہیں کرتا۔ کہ میں اپنے اجتہاد میں غلطی نہیں کر سکتا۔ خدا تعالےٰ کا الہام غلطی سے پاک ہوتا ہے مگر انسان کا کلام غلطی کا احتمال رکھتا ہے کیونکہ سہو و نسیان لازمہ بشریت ہے۔ میں نے براہین احمدیہ میں یہ بھی اعتقاد ظاہر کیا تھا۔ کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام پھر واپس آئیں گے۔ مگر یہ بھی میری غلطی تھی" صلا

پس حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ابتداء میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی حیات کے متعلق جو خیال ظاہر کیا۔ وہ عام مسلمانوں کے اعتقاد کی بنا پر لکھ دیا۔ مگر بعد میں جب اللہ تعالیٰ کی وحی اور الہام نے حقیقت حال پر آگاہی بخشی۔ تو آپ نے دنیا کے سامنے پیش کیا۔ اس کا مطلب یہ نہیں۔ کہ پہلے قرآن مجید سے حضرت مسیح علیہ السلام کی وفات ثابت نہیں تھی۔ اور بعد میں ثابت ہوئی۔ بلکہ یہ ہے۔ کہ پہلے آپ پر یہ راز منکشف نہ ہوا تھا۔ بعد میں ہو گیا۔ اور آپ نے بہ دلائل قویہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی وفات ثابت کی۔

اس قسم کی اجتہادی غلطیوں کی بعض پہلے انبیاء میں بھی مثالیں نظر آتی ہیں۔ مثلاً عبد اللہ بن ابی بن سلول جو منافقین کا سردار تھا۔ وفات پا گیا تو اس کے بیٹے عبد اللہ نے رسول کریم صلے اللہ علیہ و آلہٖ وسلم سے جنازہ پڑھنے کی درخواست کی۔ آپ نے جب آمادگی ظاہر فرمائی۔ تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا۔ یہ منافق تھا۔ اور خدا تعالےٰ فرماتا ہے

ان تستغفر لھم سبعین مرۃ فلن یغفر اللہ لھم

یعنے اگرچہ تو ان کے لئے ستر مرتبہ بخشش مانگے۔ تب بھی خدا ان کو نہیں بخشے گا۔

آپ نے فرمایا۔ میں اس کے لئے ستر سے زیادہ مرتبہ اللہ تعالےٰ سے م۔

ہوم کے حضور بخشش کی دعا کروں گا۔ چنانچہ آپ نے اس کی نماز جنازہ پڑھائی مگر بعد میں اللہ تعالےٰ نے ایسے لوگوں کی نماز جنازہ پڑھانے سے بالکل روک دیا۔ تو اس قسم کی اجتہادی غلطی نبی سے بھی ہو سکتی ہے۔ ہاں اللہ تعالےٰ نبی کو کسی غلطی پر قائم نہیں رہنے دیتا۔ اور اصل حقیقت ظاہر کر دیتا ہے۔

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی وفات کا بھی ایسا ہی مسئلہ ہے۔ جب تک کامل طور پر اس کا انکشاف نہ ہوا تھا۔ لوگ اس کے متعلق معذور تھے لیکن جب حقیقت روشن ہو گئی۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بہ دلائل واضح کر دیا۔ کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام زندہ نہیں تو اب جو شخص حیات مسیح کا قائل ہوتا ہے۔ وہ عیسائیت کی ایک رنگ میں مدد کرتا ہے۔

کون نہیں جانتا۔ کہ عیسائیت کا بنیادی مسئلہ الوہیت مسیح ہے اور الوہیت مسیح کی اس سے بڑھ کر تائید اور کیا ہو سکتی ہے۔ کہ حضرت مسیح علیہ السلام کو آسمان پر زندہ مانا جائے۔ پس جو مسلمان اب بھی یہ عقیدہ رکھتے ہیں۔ وہ در حقیقت عیسائیت کے ہمنوا ہو کر الوہیت مسیح کے مؤید بنتے ہیں یہی وجہ ہے۔ کہ آج تک اسی مسئلہ کی وجہ سے بہت سے مسلمان کہلانے والے عیسائیت میں داخل ہو گئے۔ دراصل عیسائیوں کا بڑا حربہ یہی تھا۔ کہ جب حضرت مسیح بخلاف تمام انبیاء کے آسمان پر زندہ ہیں۔ تو وہ ضرور اپنے اندر شان الوہیت رکھتے ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ذریعہ اللہ تعالےٰ نے اس مسئلہ کی حقیقت روشن فرمائی۔ اور عیسائیت کے بت کو پاش پاش کر دیا

تاریخ اسلام

اسلام کا ملکی و تمدنی نظام

اسلامی نظام مملکت اور تاسیس حکومت کے متعلق آنحضرت صلی علیہ وآلہ وسلم نے جو ابتدائی اصول وضع فرمائے۔ اور مروجہ انتظامات میں جو اصلاحیں کیں ان کا کسی قدر ذکر گذشتہ اشاعتوں میں کیا جا چکا ہے۔ یہ قسط بھی اسی سلسلہ کی ایک کڑی ہے۔

محکمہ قضاء

مسلمانوں کے باہمی مقدمات کا فیصلہ اگرچہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خود فرماتے۔ لیکن کبھی کبھی صحابہ میں سے بھی کسی کو اس خدمت پر مامور فرما دیتے۔ احادیث سے ثابت ہے کہ حضرت عمرؓ۔ حضرت ابو بکرؓ۔ حضرت عثمانؓ۔ حضرت علیؓ حضرت عبد الرحمٰنؓ بن عوف۔ حضرت ابیؓ بن کعب اور حضرت معاذؓ بن جبل بھی وقتاً فوقتاً اس خدمت پر مامور ہوتے رہے ہیں۔

محکمہ پولیس

مسلمانوں میں محکمہ پولیس کا قیام باقاعدہ طور پر بنو امیہ کے دور حکومت میں ہوا۔ خلفاء راشدین کے زمانہ میں بھی اس کا وجود نظر نہیں آتا۔ تاہم یہ ثابت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانہ میں اس کا ابتدائی خاکہ تیار ہو چکا تھا۔ اور حضرت قیسؓ بن سعد اس محکمہ کی جملہ خدمات سر انجام دیتے تھے۔ سزائے موت کا نفاذ حضرت زبیرؓ۔ حضرت علیؓ۔ مقدادؓ بن الاسود۔ محمدؓ بن مسلمہؓ۔ عاصم بن ثابتؓ۔ ضحاکؓ بن سفیان کلابی کے ذریعہ ہوتا تھا۔

غیر اقوام کی حفاظت

اگرچہ اس زمانہ میں کفر و شرک عرب سے نابود ہو چکا تھا۔ لیکن کہیں کہیں مجوسی۔ نصاریٰ اور یہود آباد تھے۔ اور حجاز کے یہودیوں کے سوا باقی تمام نے اسلامی حکومت کی سیادت کو تسلیم کر لیا تھا۔ اور مسلمان ان کی جان و مال اور عزت و آبرو اور مذہب کے محافظ تھے۔ اس کے مقابلہ میں انہیں ایک خفیف سی رقم بطور جزیہ دینی پڑتی تھی۔ جس کی بشرح صرف ایک دینار سالانہ تھی۔ لیکن یہ صرف عاقل و بالغ اور صاحب استطاعت لوگوں سے وصول کیا جاتا۔ اور وہ بھی نہایت نرمی کے ساتھ۔ جس سے معلوم ہو سکتا ہے۔ کہ کس قدر قلیل بلکہ اقل معاوضہ پر مسلمانوں نے کس درجہ اہم اور مشکل خدمت اپنے ذمہ لے رکھی تھی۔ جزیہ کی ادائیگی نقدی ہی کی صورت میں ہی ضروری نہ تھی۔ بلکہ علاقہ کی زرعی یا صنعتی پیداوار میں سے بھی وصول کر لیا جاتا تھا۔

اصلاحات حج

رسم حج کے موقعہ پر اہل عرب بعض نہایت قبیح اور مکروہ رسوم ادا کیا کرتے تھے۔ مثلاً قریش کے سوا عام عرب مرد و زن طواف کعبہ برہنہ ہو کر کرتے تھے۔ حدود حرم میں آکر تمام کپڑے اتار دیتے۔ اور قریش سے اگر عاریتاً کوئی کپڑا مل جاتا۔ تو فبہا ورنہ ننگے ہی کعبہ کا طواف شروع کر دیتے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس کی ممانعت فرما دی۔ اس کے علاوہ ایک قسم کا حج یہ تھا۔ کہ حاجی منہ سے کچھ نہ بولتا تھا۔ اور اسے حج مصمت کہا جاتا تھا۔ یہ چونکہ ایک فضول تکلیف تھی۔ اس لئے اسلام نے اسے بھی روک دیا۔ قریش کا خیال تھا۔ کہ ہم چونکہ اہل حرم ہیں۔ اس لئے ہمیں حدود حرم سے باہر عرفات تک جو حج کی اصلی عبادت گاہ عام ہے۔ نہیں جانا چاہیئے۔ اور مزدلفہ تک جا کر ٹھہر جاتے تھے۔ جبکہ باقی اہل عرب عرفات میں جمع ہوتے تھے۔ چونکہ اسلام مساوات کا علمبردار ہے اس لئے یہ امتیاز ناجائز قرار دیا گیا۔ پھر حج کے موقع پر جو قربانی کی جاتی۔ اس کا خون لے کر کعبہ کے در و دیوار پر ملتے۔ احرام کے وقت خواہ کس قدر تکلیف بیماری یا خرابی صحت کی بناء پر کیوں نہ ہو سر کے بال منڈانا گناہ سمجھا جاتا تھا۔ اسی طرح اور بھی کئی ایک ایسی ہی لغو اور خود تراشیدہ رسوم کا رواج تھا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اسی زمانہ میں جس کا ہم ذکر کر رہے ہیں۔ یعنی ۹ھ میں حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کو بھیجا۔ کہ ان تمام بیہودگیوں کے عدم جواز کا اعلان کر دیں۔ اس پر آئندہ کے لئے یہ سب بند ہو گئیں۔

وراثت۔ وصیت اور وقف کے قواعد

ان اصلاحات کے علاوہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اور بھی تمدنی و معاشرتی امور میں بہت سی اصلاحات نافذ فرمائیں۔ مدینہ میں آنے کے بعد آپ نے انصار اور مہاجرین میں مواخات قائم کر دی تھی۔ جو ایک دوسرے کے وارث ہوتے تھے۔ لیکن اولوا الارحام بعضھم اولیٰ ببعض کے ارشاد خداوندی کے بعد یہ طریق منسوخ کر دیا گیا۔ اور تقسیم جائداد کے متعلق احکام الٰہی نازل ہوئے۔ وصیت کے متعلق بھی آپ نے قاعدہ مقرر فرما دیا۔ ۹ھ میں حضرت سعدؓ نے جن کے ہاں صرف ایک لڑکی تھی۔ دو تہائی مال خیرات کرنے کی خواہش کا اظہار کیا۔ مگر آپ نے پسند نہ فرمایا پھر انہوں نے نصف کا ارادہ کیا۔ مگر آپ نے اسے بھی منظور نہ فرمایا۔ اس کے بعد $\frac{1}{3}$ کی اجازت مانگی۔ جو دے دی گئی اور اسی وقت سے $\frac{1}{3}$ سے زیادہ کی وصیت جائز نہیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے۔ وارثوں کو غنی چھوڑ کر مرنا اس سے بہتر ہے کہ وہ بھیک مانگتے پھریں۔ وقف کے متعلق بھی آپ نے اسی زمانہ میں قاعدہ مقرر کیا۔ اور اسے بالکل صاف مسئلہ کے طور پر رائج فرمایا۔ حضرت شاہ ولی اللہ صاحب نے حجۃ البالغہ میں پوری تحدی کے ساتھ دعویٰ کیا ہے کہ اسلام ہی طریق وقف کا بانی ہے۔ اس سے قبل کسی مذہب میں اس کا ذکر نہیں۔

تعزیری حدود اور شراب و سود کی ممانعت

تعزیری حدود قائم کی گئیں۔ قصاص و دیت کے طریق میں اصلاحات کیں۔ رہزنوں کے لئے حد مقرر کی۔ حلال و حرام میں امتیاز کیا۔ زنا کی سزا مقرر فرمائی۔ شراب کی حرمت بھی اسی زمانہ میں بیان کی جاتی ہے۔ سود خواری کو ناجائز ٹھیرایا۔ غالباً ۸ھ میں خدا تعالیٰ کی طرف سے یہ حکم نازل ہوا۔ یا ایھا الذین آمنوا اتقوا اللّٰہ و ذروا ما بقی من الربوا ان کنتم مؤمنین فان لم تفعلوا فاذنوا بحرب من اللّٰہ و رسولہ و ان تبتم فلکم رءوس اموالکم لا تظلمون ولا تظلمون :- یعنی جو سود باقی رہ گیا ہے۔ اسے چھوڑ دو۔ اگر تم سچے مومن ہو۔ اور اگر ایسا نہ کرو تو خدا اور رسول سے جنگ کے لئے تیار ہو جاؤ۔ آپ نے یہ حکم مسجد میں سب مسلمانوں کو سنا دیا۔ اور ۹ھ میں اہل نجران سے جو معاہدہ ہوا۔ اس میں سودی لین دین کرنے کی بھی ممانعت کی گئی۔ اور ۱۰ھ میں یعنی حجۃ الوداع کے موقع پر آپ نے تمام عرب میں سودی معاملات کو کالعدم قرار دے دیا۔

دیا اس زمانہ میں جو اسلام کی باامن زندگی کی ابتداء سے آپ کے وصال تک ہے۔ آپ نے اسلامی حکومت کے بنیادی اصول مقرر کئے۔ مسلمانوں کو تمدنی اور معاشرتی قواعد وضع کرنے سکھائے۔ اور پھر عام انسانی اخلاق کی تعیین کرنے کے بعد جرائم اور ناجائز افعال کے ارتکاب کے لئے تعزیرات اور سزائیں تجویز فرمائیں۔ اور اس طرح اسلام کو ایک کامل مذہب کی حیثیت سے دنیا میں قائم کر دیا صرف یہی نہیں۔ کہ آپ یہ اصلاحات اور قوانین جاری فرماتے بلکہ نہایت احتیاط کے ساتھ صحابہ کو ان پر چلاتے تھے۔ تا عادی ہو جائیں اور ہر ایک امر کی خود نگرانی فرماتے تھے۔ اور یہ سب مصروفیتیں ان فرائض کے علاوہ تھیں۔ جو آپ کو بحیثیت نبی و رسول ادا کرنے پڑتے تھے۔ جس سے معلوم ہو سکتا ہے کہ آپ اپنی عمر کے آخری ایام میں کس طرح خلق خدا کی اصلاح اور اسلام کے قیام کے لئے شب و روز ساعی رہتے تھے۔

نظارت دعوۃ و تبلیغ کی تبلیغی رپورٹ بابت ماہ جنوری ۱۹۳۲ء

صوبہ پنجاب

علاقہ گورداسپور۔ مولوی محمد ابراہیم صاحب بقاپوری ان ایام میں تبلیغی تنظیم کراتے رہے۔ ۶ تقریریں کیں۔ ۸ ملاقاتیں کیں۔ ۲۵ انصار اللہ بنائے۔ علاوہ اس کے مولوی صاحب نے اٹھوال۔ قلعہ لعل سنگھ۔ دھرم کوٹ۔ نارووال۔ عینو والی میں جماعتوں کی تربیت کے متعلق کام کیا۔

حلقہ بیٹ۔ مولوی محمد صالح صاحب نے ۲۸ دیہات کا تبلیغی دورہ کیا۔ ۲۷ تقریریں کیں۔ ۳۱ افراد سلسلہ احمدیہ میں داخل ہوئے۔ ۱۰ دیہات میں احمدی جماعتیں قائم ہو چکی ہیں۔ ۱۵۰ انصار اللہ اس علاقہ بیٹ کے کام کر رہے ہیں۔

علاقہ بیٹ کے دس دیہات نے باہمی مشورہ سے ایک اجلاس کیا۔ اور ایک مرکزی انجمن قائم کی جس کے پریذیڈنٹ چوہدری علی بخش صاحب بھینی پسوال اور جنرل سیکرٹری چوہدری عنایت محمد صاحب بی۔ اے سیکرٹری تبلیغ حکیم محمد الدین صاحب۔ سیکرٹری امور عامہ چوہدری بدر الدین صاحب۔ عالمہ سیکرٹری تعلیم و تربیت چوہدری جان محمد صاحب رئیس بھینی میلوان فنانشل سیکرٹری شیخ محمد اسمٰعیل صاحب بھٹی۔ حکیم نظام الدین صاحب بھٹی۔ منشی محمد طفیل صاحب پٹواری منتخب ہوئے۔ انجمن مذکور نے فیصلہ کیا۔ کہ جماعت احمدیہ علاقہ بیٹ کے افراد ایک جگہ جمع ہو کر جمعہ پڑھا کریں۔ اور جمعہ میں عام تبلیغ کی جائے۔ اس انتظام کے بعد پہلا جمعہ بھینی پسوال میں ہوا۔ وہاں چوہدری غلام علی صاحب نمبردار نے بیعت کی۔ دوسرا جمعہ کوٹلہ گجراں میں ہوا۔ تیسرا جمعہ چھپر ایں ہوا۔ اور عید کی نماز جاگو والی میں پڑھی گئی۔

بھینی پسوال میں مولوی عبد العزیز صاحب۔ گلا ڑیاں میں صوفی نبی بخش صاحب۔ چھپر میں رات کے وقت مولوی صالح محمد صاحب لڑکے اور لڑکیوں کو تعلیم دے رہے ہیں۔ یہ امر بھی باعث خوشی ہے۔ جس قدر حلقہ بیٹ میں نئے احمدی ہو گئے ہیں۔ وہ اپنے اپنے رشتہ داروں میں تبلیغ سلسلہ کا فرض ادا کر رہے ہیں۔ اس میں مولوی صالح محمد صاحب نے تبلیغی دورہ کی غرض سے گویا ۱۵۰ میل کا پیدل سفر کیا۔

علاقہ منٹگمری۔ مولوی علی محمد صاحب اجمیری مہتمم تبلیغ نے جھنگ اٹھارہ ہزاری۔ دوہو دستانہ۔ مٹھ ٹوانہ۔ چک ۳۰۔ چک ۲۹۔ چک ۸۰ کا تبلیغی دورہ کیا۔ خصوصیات اسلام۔ الہامات حضرت مسیح موعود پر اعتراضات کے جوابات۔ وفات مسیح۔ ختم نبوت وغیرہ پر ۹ تقریریں کیں۔ ۱۷ انصار اللہ بنائے۔ ۸۰ ملاقاتیں کیں۔ مٹھ ٹوانہ اور جھنگ میں ۱۲ افراد بیعت میں داخل ہوئے۔ مجوکہ میں قرآن مجید اور کشتی نوح کا درس جاری کرایا۔ جھنگ میں بھی درس جاری ہے۔ مولوی صاحب ماہ جنوری میں صرف ۱۵ دن کام کر سکے۔

علاقہ ملتان۔ مولوی عبد الاحد صاحب مہتمم تبلیغ مجوکہ اور جھنگ کے جلسوں میں شامل ہوئے۔ بہت سے نوجوانوں کو پرائیویٹ طور پر تبلیغ کی۔ مختلف موضوعات پر لیکچر دیئے۔ علاوہ اس کے مظلومین کشمیر کے لئے چندہ فراہم کرتے اور کراتے رہے۔

ڈیرہ غازیخان۔ جامپور میں حبیب الرحمٰن صاحب کوثری کام کر رہے ہیں۔ ان کی سعی سے ایک شخص داخل سلسلہ احمدیہ ہوا۔

علاقہ راولپنڈی۔ مولوی عبد الغفور صاحب مہتمم تبلیغ نے جہلم۔ راولپنڈی۔ گوالڑہ کیمبل پور کا دورہ کیا۔ ۷۵ ملاقاتیں کیں۔ راولپنڈی میں دو پرائیویٹ طور پر مناظرے کئے۔ کیمبل پور

علاقہ انبالہ۔ مولوی محمد حسین صاحب مہتمم تبلیغ نے غوث گڑھ میں زیادہ عرصہ بوجہ ماہ رمضان قیام کیا۔ درس قرآن مجید دیتے رہے۔ علاوہ اس کے چک لوہٹ۔ اٹرپور۔ روپڑ کا دورہ کیا۔ ۸ تقریریں کیں۔ ۳۵ ملاقاتیں کیں۔ اٹرپور میں ایک مناظرہ کیا۔

علاقہ دہلی۔ مولوی عبد الرحمٰن صاحب انور بوتالوی نے فیروز پور شہر رہتک۔ بلب گڑھ۔ دہلی کا دورہ کیا۔ مختلف موضوعات پر تین تقریریں کیں۔ ایک مناظرہ مسجد فتحپوری واقعہ دہلی میں چند طالب علموں کے ساتھ کیا۔ ۶۷ معززین کو بذریعہ ملاقات تبلیغ کی۔ ۷ انصار اللہ بنائے۔ بلب گڑھ میں کشتی نوح کا درس جاری کرایا۔ جماعت دہلی ماہواری تبلیغی ٹریکٹ بھی شائع کر رہی ہے۔

علاقہ گوجرانوالہ۔ گیانی واحد حسین صاحب نے جھٹیاں۔ کوٹ ہرا۔ حافظ آباد۔ جلالپور۔ سادھوکے۔ پنڈی بھاگا جھٹیاں۔ ہانگٹ۔ ضلع گوجرانوالہ اور شیخوپورہ کا دورہ کیا۔ دس لیکچر دیئے۔ چوہدری سردار خان صاحب بھاگا جھٹیاں گیانی صاحب کے ساتھ اس دورہ میں شامل رہے۔ شیخوپورہ میں گیانی لال سنگھ سابق ایڈیٹر فائل گزٹ سے گورو بابا نانک کے اسلام پر تبادلہ خیالات کیا۔ آخر گیانی لال سنگھ صاحب نے گفتگو کرنے سے انکار کر دیا۔

علاقہ جالندھر۔ ہوشیارپور کے موضع مہتاب پور میں چوہدری نذیر احمد صاحب کی سعی سے دو زمیندار سلسلہ میں داخل ہوئے۔

صوبہ سندھ

مولوی میر مرید احمد صاحب نے سکھر۔ خیرپور۔ جامانی۔ انور۔ حارادھن۔ حیدرآباد۔ بہول۔ کوٹ نواب۔ چک سہراہ۔ سانگھڑ۔ جہول۔ بلفرکا۔ چیلہ۔ گوٹھ مہر لوہا۔ دیال گڑھ۔ بڈھا کوٹ۔ یار محمد کا گوٹھ۔ ٹنڈو جان محمد۔ چک ۱۹۵ و چک ۲۰ و چک ۲۱ کا تبلیغی دورہ کیا۔ مختلف مضامین پر ۱۰ تقریریں کیں۔ چک سہراہ میں تحصیلدار صاحب علاقہ کی موجودگی میں ایک کامیاب مناظرہ کیا۔ غیر احمدی معززین سے ملاقاتیں کیں۔ بڈھا کوٹ اور چک ۲ دو جماعتوں میں کشتی نوح کا درس جاری کرایا۔ ۱۲ انصار اللہ بنائے۔ ۵ افراد داخل سلسلہ احمدیہ ہوئے جن میں سے ۳ افراد اعلیٰ خاندان کے ہیں۔

مولوی محمد مبارک صاحب نے ماہ جنوری میں خیرپور ریاست علاقہ ریگستان و تعلقہ روہڑی و ضلع نوابشاہ کے ۱۹ گاؤں میں پیغام سلسلہ پہنچایا۔

علاقہ کشمیر

مبلغ کشمیر نے گڑھی حبیب اللہ۔ مظفر آباد۔ گنڈی پیراں کا دورہ کیا۔ ۱۳ ملاقاتیں کیں۔

حیدرآباد دکن

مبلغ اسلام حیدرآباد دکن نے فرداً فرداً ۳۳ ملاقاتیں کیں۔ جلسہ سالانہ ۱۹۳۱ء کے حالات تمام جماعت کو سنائے۔ ۲ لیکچر دیئے۔ بعض اصحاب کو وصیت میں اضافہ کی تحریک کی۔ انجمن اتحاد المسلمین کے رسالہ انتخاب میں مولوی بشارت احمد صاحب شریک معتمد منتخب ہوئے۔ انصار اللہ کی تحریک علی جار مینار کی طرف جماعت کو عملاً جلد توجہ کرنی چاہیئے۔

صوبہ یو۔ پی

ساندھن۔ مولوی عبد الحی صاحب عارف اور مولوی الطاف احمد صاحب ساندھن میں مقیم ہیں اور سکول میں پڑھاتے ہیں علاوہ اسکے ٹھاکروں اور برہمنوں سے ۴۲ ملاقاتیں کیں۔ ۲ تقریریں کیں۔ ساندھن میں جس قدر ملکانے مسلمان ہو چکے ہیں سب نے روزے رکھے۔ اسلامی احکام کی پابندی کا شوق بڑھ رہا ہے۔ صالح نگر۔ بنگار۔ ۱۔ اچھنیرہ کے لوگوں میں اسلام کی خوبصورت تعلیم پیش کی گئی۔

صالح نگر میں احمدی افراد کی تعداد ۵۰ کے قریب ہے جن میں سے ۳۵ افراد چندہ دہندہ ہیں۔ پانچ انصار اللہ کام کر رہے ہیں منور احمد صاحب سیکرٹری تبلیغ جوش سے کام کر رہے ہیں۔

شاہجہانپور۔ مولوی غلام احمد صاحب مجاہد قادیان میں دس سپاروں کا درس دینے کے بعد ۲۵ جنوری کو شاہجہانپور پہنچے۔ باڑہ گاؤں میں ایک مختصر تقریر کی۔

مین پوری۔ مولوی جلال دین صاحب رخصت پر ہے۔

صوبہ بنگال

کلکتہ۔ مولوی ظہور حسین صاحب نے غیر احمدی معززین سے ملاقات کر کے تبلیغ سلسلہ کی۔ کلکتہ میں ۴ مقامات پر قرآن کریم اور سیرۃ المہدی کا درس دیتے رہے۔ اہل کلکتہ کو ٹریکٹوں کے ذریعہ پیغام سلسلہ پہنچانے کی غرض سے حسب تجویز مولوی عبد القادر صاحب پروفیسر مقامی طور پر خرچ جمع کیا گیا۔ برہمن بڑیہ۔ مولوی ظل الرحمٰن صاحب نے ۲ مقامات بالو ولو کسارٹ کا تبلیغی دورہ کیا۔ ۶ ملاقاتیں کیں۔ ایک لیکچر دیا۔ برہمن بڑیہ میں مقیم رہکر درس قرآن دیتے رہے جس میں علاوہ احمدیوں کے غیر احمدی بھی شامل ہوتے رہے۔ ایک صاحب داخل سلسلہ احمدیہ ہوئے۔

صوبہ سرحد

صاحبزادہ مولوی عبد اللطیف صاحب ٹوپی نے کئی مقامات کا تبلیغی دورہ کیا۔ ۱۰ پرائیوٹ ملاقاتیں کیں۔ ۸ مریضوں کو دوائی دی۔ اور تبلیغ سلسلہ کی۔ اپنی ماتحت جماعتوں کو تبلیغی ہدایات دیں۔ ۲ افراد داخل سلسلہ احمدیہ ہوئے۔

آنریری مبلغین

آنریری مبلغین میں سے ڈاکٹر عبد الرحمٰن صاحب موگا۔ ڈاکٹر محمد احسن صاحب اٹھوال۔ بابو عبد الکریم

جلسہ سالانہ ۱۹۳۱ء پر بیعت کرنے والوں کی فہرست

نمبر	نام	پتہ
۴۴۰	مجیدن بیگم صاحبہ	ضلع جالندہر
۴۴۱	اللہ دتا صاحب	〃 سیالکوٹ
۴۴۲	محمد شفیع صاحب	مگوئی برما
۴۴۳	محمد صدیق خان صاحب	محمود آباد خانیوال
۴۴۴	رحمت بی بی صاحبہ	ضلع گجرات
۴۴۵	سکندر خان صاحب	ضلع ہزارہ
۴۴۶	فقیر صاحب	〃
۴۴۷	فقیر اللہ ولد سلیمان صاحب	〃
۴۴۸	واصل خان ولد کریم اللہ خان صاحب	〃
۴۴۹	کریم اللہ خان صاحب	〃
۴۵۰	سپیرد لی خان صاحب	〃
۴۵۱	محمد عبد العزیز صاحب بی۔ اے	شورکوٹ
۴۵۲	رابعہ خاتون صاحبہ اہلیہ غلام جیلانی صاحب	لاہور
۴۵۳	محمد اسمٰعیل صاحب	ضلع گجرات
۴۵۴	کریم الدین صاحب	کراچی
۴۵۵	عبد الغفور صاحب	ضلع امرتسر
۴۵۶	غلام رسول صاحب	〃 منٹگمری
۴۵۷	رنگ علی صاحب	ضلع لائل پور
۴۵۸	عمر الدین صاحب	〃
۴۵۹	امام الدین صاحب	〃
۴۶۰	نظام الدین صاحب	〃
۴۶۱	بختاور صاحبہ اہلیہ رنگ علی صاحب	〃
۴۶۲	سردار بی بی صاحبہ دختر رنگ علی صاحب	〃
۴۶۳	فضل بی بی صاحبہ اہلیہ عمر الدین صاحب	〃
۴۶۴	بیاگن صاحبہ اہلیہ امام دین صاحب	〃
۴۶۵	عبد اللہ صاحب	ریاست بہاول پور
۴۶۶	اسلام باری صاحب	ضلع منٹگمری
۴۶۷	علی محمد صاحب	ضلع گورداسپور
۴۶۸	حبیب اللہ خان صاحب	سیالکوٹ شہر
۴۶۹	نیاز محمد صاحب	ضلع گجرات
۴۷۰	خانہ بیگم صاحبہ	〃 〃
۴۷۱	محمد عزیز صاحب	〃 〃
۴۷۲	اللہ رکھی صاحبہ	〃 سیالکوٹ
۴۷۳	مولوی محمد اسمٰعیل صاحب	〃 〃
۴۷۴	چوہدری جان محمد صاحب	〃 لاہور
۴۷۵	سردار بی بی صاحبہ اہلیہ جان محمد صاحب	ضلع لاہور
۴۷۶	فضل دین صاحب	شہر سیالکوٹ
۴۷۷	محمد عالم صاحب	لاہور
۴۷۸	اللہ داد خان صاحب	رکھ رسالپور
۴۷۹	سراج دین صاحب	ضلع گوجرانوالہ
۴۸۰	علی شیر خان صاحب	ضلع ہوشیارپور
۴۸۱	محمد یامین صاحب	پہارگنج دہلی
۴۸۲	مسماۃ رابعہ بھری صاحبہ	ضلع گجرات
۴۸۳	سبحان خان صاحب	ضلع پوری
۴۸۴	مسماۃ جیائی صاحبہ	〃
۴۸۵	دریں خان صاحب	〃
۴۸۶	محمد وارث صاحب	جھنگ مگھیانہ
۴۸۷	برکت علی صاحب	ضلع بہاول نگر
۴۸۸	حشمت بی بی صاحبہ	〃 سرگودہا
۴۸۹	فضیلت صاحبہ	〃 〃
۴۹۰	زینت صاحبہ	〃 〃
۴۹۱	مریم بی بی صاحبہ	〃 گوجرانوالہ
۴۹۲	رحمت بی بی صاحبہ	〃 سرگودہا
۴۹۳	سردار بی بی صاحبہ	سیالکوٹ
۴۹۴	آمنہ بی بی صاحبہ	〃
۴۹۵	حسن بی بی صاحبہ	〃
۴۹۶	عائشہ بی بی صاحبہ	ضلع گجرات
۴۹۷	زینب بی بی صاحبہ	〃
۴۹۸	ولایت بی بی صاحبہ	ریاست نابھہ
۴۹۹	عزیز بیگم صاحبہ	ضلع گورداسپور
۵۰۰	عائشہ بی بی صاحبہ	〃 گجرات
۵۰۱	فضل بیگم صاحبہ	〃 〃
۵۰۲	سردار بی بی صاحبہ	〃 سیالکوٹ
۵۰۳	نعمت بی بی صاحبہ	〃 گجرات
۵۰۴	زینب بی بی صاحبہ	〃 〃
۵۰۵	اللہ جوائی صاحبہ	〃 گوجرانوالہ
۵۰۶	نواب بی بی صاحبہ	〃 〃
۵۰۷	ریشم بی بی صاحبہ	〃 گورداسپور
۵۰۸	بھاگ بھری صاحبہ	〃 گجرات
۵۰۹	مریم بی بی صاحبہ	〃 〃
۵۱۰	عائشہ بیگم صاحبہ	ضلع سیالکوٹ
۵۱۱	فاطمہ بی بی صاحبہ	〃
۵۱۲	فاطمہ صاحبہ	ریاست پٹیالہ
۵۱۳	برکت بی بی صاحبہ	ضلع منٹگمری
۵۱۴	نواب بی بی صاحبہ	〃 سیالکوٹ
۵۱۵	بیگم بی بی صاحبہ	〃 گورداسپور
۵۱۶	فضل بی بی صاحبہ	〃 〃
۵۱۷	برکت بی بی صاحبہ	〃 〃
۵۱۸	حسین بی بی صاحبہ	〃 گجرات
۵۱۹	نظام بی بی صاحبہ	〃 جھنگ
۵۲۰	حسن بی بی صاحبہ	〃 لائل پور
۵۲۱	نور بی بی صاحبہ	〃 جھنگ
۵۲۲	چراغ بی بی صاحبہ	قادیان
۵۲۳	نواب بی بی صاحبہ	ضلع گورداسپور
۵۲۴	بھاگ بھری صاحبہ	〃 سرگودہا
۵۲۵	زینب بی بی صاحبہ	لاہور
۵۲۶	برکت بی بی صاحبہ	امرتسر
۵۲۷	رحمت صاحبہ	ضلع جالندہر
۵۲۸	رحمت صاحبہ ۲	〃
۵۲۹	فاطمہ صاحبہ	〃
۵۳۰	امۃ الرحمٰن صاحبہ	〃 کیمبل پور
۵۳۱	فاطمہ بی بی صاحبہ	سیالکوٹ
۵۳۲	حلیمہ صاحبہ	〃
۵۳۳	عالم بی بی صاحبہ	ضلع گورداسپور
۵۳۴	حبیب بیگم صاحبہ	〃 〃
۵۳۵	نواب بیگم صاحبہ	〃 〃
۵۳۶	بیگم بی بی صاحبہ	سیالکوٹ
۵۳۷	محمد بی بی صاحبہ	ضلع گجرات
۵۳۸	سردار بی بی صاحبہ	〃 〃
۵۳۹	رسول بی بی صاحبہ	〃 〃
۵۴۰	حسین بی بی صاحبہ	قادیان
۵۴۱	راج بھری صاحبہ	ضلع گجرات
۵۴۲	نور بی بی صاحبہ	〃 شیخوپورہ
۵۴۳	زینب صاحبہ	〃 〃
۵۴۴	حیات بیگم صاحبہ	گوجرانوالہ
۵۴۵	سائرہ صاحبہ	بنگلور
۵۴۶	مریم بی بی صاحبہ	ضلع گجرات
۵۴۷	محمد بی بی صاحبہ	〃 لدھیانہ
۵۴۸	خورشید بی بی صاحبہ	〃 گجرات
۵۴۹	امۃ الرشید صاحبہ	ضلع سیالکوٹ
۵۵۰	اللہ رکھی صاحبہ	〃 گورداسپور
۵۵۱	بادشاہ صاحبہ	〃 〃
۵۵۲	دولت صاحبہ	〃 〃
۵۵۳	سلطان بی بی صاحبہ	〃 〃
۵۵۴	سراج بیگم صاحبہ	لاہور
۵۵۵	اقبال بیگم صاحبہ	〃
۵۵۶	حمیدہ بیگم صاحبہ	قادیان
۵۵۷	نور بیگم صاحبہ	ضلع گورداسپور
۵۵۸	رحیم بی بی صاحبہ	قادیان
۵۵۹	فاطمہ بی بی صاحبہ	ضلع سیالکوٹ
۵۶۰	حسینہ وڈی صاحبہ	〃 ملتان
۵۶۱	حمیدہ بیگم صاحبہ	〃 گورداسپور
۵۶۲	خانم خان صاحبہ	〃 ہزارہ
۵۶۳	مریم صاحبہ	سیالکوٹ
۵۶۴	حسین بی بی صاحبہ	ضلع شیخوپورہ
۵۶۵	ممتاز بیگم صاحبہ	لاہور
۵۶۶	آمنہ صاحبہ	ضلع گورداسپور
۵۶۷	حسین بی بی صاحبہ	سیالکوٹ
۵۶۸	طالعہ بی بی صاحبہ	ضلع لاہور
۵۶۹	برکت بی بی صاحبہ	گجرات
۵۷۰	سکینہ بی بی صاحبہ	ضلع گجرات
۵۷۱	غلام فاطمہ صاحبہ	〃 جہلم
۵۷۲	مسعودہ بیگم صاحبہ	گوجرانوالہ
۵۷۳	عائشہ بی بی صاحبہ	〃
۵۷۴	عنایت بی بی صاحبہ	ضلع گورداسپور
۵۷۵	عائشہ بی بی صاحبہ	〃
۵۷۶	عائشہ بی بی صاحبہ	سیالکوٹ
۵۷۷	کرم بی بی صاحبہ	ضلع گورداسپور
۵۷۸	طالعہ بی بی صاحبہ	سیالکوٹ
۵۷۹	سید میراں صاحبہ	ضلع پشاور
۵۸۰	دل افروز صاحبہ	〃 〃
۵۸۱	نواب بی بی صاحبہ	〃 ہوشیارپور
۵۸۲	فاطمہ بی بی صاحبہ	〃 گجرات
۵۸۳	ریشم بی بی صاحبہ	〃 گورداسپور
۵۸۴	ہدایت بی بی صاحبہ	〃 〃
۵۸۵	حفیظ صاحبہ	〃 منٹگمری
۵۸۶	سلامت صاحبہ	〃 شیخوپورہ
۵۸۷	آمنہ بی بی صاحبہ	〃 منٹگمری

نمبر ۳۵۳۶۔ میں مسماۃ امۃ الحفیظ زوجہ چوہدری عبد الستار صاحب قوم ارائیں عمر ۲۳ سال تاریخ پیدائشی بیعت ساکن قادیان ضلع گورداسپور بقائمی ہوش وحواس آج مورخہ ۹ جنوری ۳۳ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔

میرے مرنے کے وقت جسقدر میری جائداد ہو۔ اس کے آٹھویں حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان میں بمد وصیت داخل خزانہ یا حوالہ کر کے رسید حاصل کر لوں۔ تو ایسی رقم یا ایسی جائداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جائیگی۔ میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے۔ ایک ہزار روپیہ حق مہر بذمہ چوہدری عبد الستار صاحب واجب الادا ہے۔ گیارہ تولے طلائی زیور جو میری ملکیت ہے۔

العبد امۃ الحفیظ موصیہ بقلم خود۔ گواہ شد۔ عبد العزیز والد موصیہ بقلم خود قادیان ضلع گورداسپور گواہ شد۔ عبد الستار شوہر موصیہ بقلم خود سعید منزل متصل سنگھ سبھا شملہ

نمبر ۳۴۸۷۔ میں مسماۃ برکت بی بی زوجہ عبد اللہ خان قوم جٹ ساکن مالو کے بھگت ڈاکخانہ قلعہ صوبا سنگھ تحصیل پسرور ضلع سیالکوٹ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ ۶ جنوری ۳۳ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔

میرے مرنے کے وقت جسقدر میری جائداد ہو۔ اس کے پانچویں حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان بمد وصیت داخل یا حوالہ کر کے رسید حاصل کر لوں۔ تو ایسی رقم یا ایسی جائداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جائیگی۔ میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے۔ ٹونڈیاں سونا مبلغ یکصد روپیہ۔ دو پنچیاں مبلغ ۱۵۰ کل جائداد مبلغ ۲۵۰ روپیہ حق مہر وصول کر کے اللہ تعالےٰ کی راہ میں خرچ کر چکی ہوں۔ اپنی موجودہ جائداد کا ۱/۵ حصہ مبلغ پچاس روپے اپنی زندگی میں ادا کر دوں گی۔ میرے مرنے کے بعد اگر میری کوئی جائداد ثابت ہوگی۔ تو اس کے بھی پانچویں حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی ۶ جنوری ۳۳ء

العبد۔ برکت بی بی زوجہ عبد اللہ خان مذکور گواہ شد۔ فضل کریم سکنہ مالو کے بقلم خود گواہ شد عبد اللہ خان خاوند موصیہ سکنہ مالو کے بھگت بقلم خود

نمبر ۳۴۶۹۔ میں حسین احمد ولد صوبے خان راجپوت ساکن رائے پور ڈاکخانہ جان پور سیداں تحصیل پسرور ضلع سیالکوٹ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ ۹ دسمبر ۳۲ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں

میرے مرنے کے وقت جس قدر میری جائداد ہو اس کے دسویں حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان بمد وصیت داخل یا حوالہ کر کے رسید حاصل کر لوں۔ تو ایسی رقم یا ایسی جائداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جائیگی۔ میری موجودہ جائداد قریباً ۴۰ گھماؤں اراضی واقع موضع رائے پور تحصیل پسرور ضلع سیالکوٹ ہے۔ میں اس اراضی کے دسویں حصہ کا داخل خارج انجمن کے نام کرا دوں گا۔ اور اراضی کا قبضہ اپنی زندگی میں صدر انجمن احمدیہ قادیان کو کرا دوں گا۔ ۹ دسمبر ۳۰ء

العبد حسین احمد ولد صوبے خان مذکور بقلم خود۔ گواہ شد نبی احمد سکرٹری رائے پور۔ گواہ شد۔ اکبر خان ولد یا خان ساکن پولی

نمبر ۳۵۱۳۔ میں حاکم خان ولد فتح خان قوم راجپوت تاریخ بیعت ۱۹۰۷ء ساکن سڑوعہ تحصیل گڑھشنکر ضلع ہوشیارپور بقائمی ہوش وحواس آج مورخہ ۵ مارچ ۳۳ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

میرے مرنے کے وقت جس قدر میری جائداد ہو۔ اس کے ۱/۳ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان بمد وصیت داخل خزانہ یا حوالہ کر کے رسید حاصل کر لوں۔ تو ایسی رقم یا ایسی جائداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جائیگی۔ میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے۔ ۳۶ کنال اراضی جسکی ۱/۳ حصہ اراضی تین کنال بارہ مرلہ کی قیمت بازاری مبلغ پچاس روپیہ فی کنال کے حساب سے مالیتی ۱۸۰ روپیہ ہوتے ہیں۔ اور ایک مکان خام سکنی ہے۔ جسکی قیمت ۲۸۵ روپیہ ہے اس کے ۱/۳ حصہ کے مبلغ ۹۵ روپیہ ہوتے ہیں۔ اور مال مویشی کی قیمت کا ۱/۳ حصہ کے مبلغ ... ہے۔ اس کے ۱/۳ حصہ کے مبلغ ... روپیہ ہوتے ہیں نیز اپنی سالانہ آمد کا ۱/۳ حصہ بھی تازیست داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا رہوں گا۔

العبد۔ حاکم خان موصی سکنہ سڑوعہ گواہ شد۔ عدالت خان بقلم خود سکنہ سڑوعہ گواہ شد۔ مہندی خان مدرس بقلم خود سکنہ سڑوعہ

نمبر ۳۵۱۵۔ میں محمد بشیر آزاد ولد غلام محمد قوم شیخ پیشہ تجارت عمر ۳۰ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن انبالہ شہر بقائمی ہوش وحواس آج مورخہ ۱۳ جنوری حسب ذیل وصیت کرتا ہوں

میری جائداد اس وقت کوئی نہیں ہے۔ اس وقت میری ماہوار آمد مبلغ ۴۰ روپیہ ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا رہوں گا۔ میرے مرنے کے وقت میرا جس قدر متروکہ ثابت ہو۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی

المرقوم العبد خاکسار محمد بشیر آزاد احمدی انبالہ شہر۔ گواہ شد۔ شیخ محمد اسمٰعیل مولوی فاضل بقلم خود۔ گواہ شد۔ عبد الغنی احمدی لاہوری دروازہ انبالہ شہر

نمبر ۳۵۲۶۔ میں عبد الرؤف ولد مولوی محمد فضل صاحب قوم راجپوت بھٹی پیشہ ملازمت عمر ۲۰ سال پیدائشی احمدی ساکن چنگا بنگیال ڈاکخانہ خاص تحصیل گوجر خان ضلع راولپنڈی بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ ۱۶ جنوری ۳۳ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

میری جائداد اس وقت کوئی نہیں۔ میری ماہوار آمد مبلغ یکصد نو روپے ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا رہوں گا میرے مرنے کے وقت میرا جسقدر متروکہ ثابت ہو۔ اس کے بھی دسویں حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ فقط۔ المرقوم ۱۶ جنوری ۳۳ء

العبد۔ عبد الرؤف ملٹری اکونٹس ڈیپارٹمنٹ پشاور

گواہ شد۔ عبد المجید احمدی سب انسپکٹر پولیس دفتر انسپکٹر جنرل پولیس پشاور۔ گواہ شد۔ شمس الدین ریکارڈ کیپر دفتر پولیٹیکل ایجنٹ خیبر پشاور

نمبر ۳۴۷۹۔ میں مسماۃ رحمت بی بی بنت چوہدری غلام حسن صاحب قوم جٹ باجوہ پیشہ زمینداری عمر ۲۴ سال پیدائشی احمدی ساکن تلونڈی عنایت خان ڈاکخانہ پسرور ضلع سیالکوٹ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ ۲ جون ۳۱ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔

میرے مرنے کے وقت جسقدر میری جائداد ہو۔ اس کے دسویں حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائداد داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان بمد وصیت داخل یا حوالہ کر کے رسید حاصل کر لوں۔ تو ایسی رقم یا ایسی جائداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جائیگی۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔ حق مہر جو میرے خاوند چوہدری محمد عظیم صاحب تحصیلدار حیثیت ٹیکس تحصیل گورداسپور کے ذمہ ہے مبلغ ۶۰۰۰ جو میرے والد صاحب چوہدری غلام حسن صاحب سفید پوش چک ۵۰ کے پاس امانت ہے زیور کی قیمت ۱۵۰۰ کل جائداد قیمتی ۱۰۵۰۰ ہے۔ اس کا دسواں حصہ ۱۰۵۰ میں اپنی زندگی میں انشاء اللہ تعالےٰ ادا کر دوں گی ۶ جون ۳۱ء

العبد رحمت بی بی بقلم خود۔ گواہ شد۔ رسول بی بی بقلم خود گواہ شد۔ محمد عبد اللہ طالب علم فرسٹ ایئر انٹرمیڈیٹ کالج پسرور

نمبر ۳۵۲۱۔ میں سلطان احمد ولد چوہدری نتھو خان قوم گوجر عمر ۴۳ سال تاریخ بیعت دسمبر ۱۹۱۲ء ساکن کھاریاں ضلع گجرات بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ ۸ جنوری ۳۳ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں

میرے مرنے کے وقت جس قدر میری جائداد ہو اس کے دسویں حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان بمد وصیت داخل خزانہ یا حوالے کر کے رسید حاصل کر لوں۔ تو ایسی رقم یا ایسی جائداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جائیگی۔ میری موجودہ جائداد حسب ذیل اراضی مملوکہ ومقبوضہ خود پچاس بیگہ واقعہ موضع کھاریاں ضلع گجرات ہے جسکی کل قیمت موجودہ نرخ کے مطابق قریباً دس ہزار روپیہ ہے۔ اس کے دسویں حصہ یعنی ایک ہزار روپیہ کی نسبت میں وصیت کرتا ہوں۔ کہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کے خزانہ میں داخل کرا دوں گا ساڑھے چار ہزار کی زمین میرے پاس گروی ہے۔ پس اس رقم کے دسویں حصہ یعنی چار سو پچاس کے ادا کرنے کا بھی ذمہ دار ہوں پس کل مجموعی رقم ۱۴۵۰ روپیہ میرے ذمہ ہے۔ فقط ۸ جنوری ۳۳ء العبد سلطان احمد بقلم خود

گواہ شد۔ فضل احمد اسے ڈی۔ آئی۔ کھاریاں ضلع گجرات گواہ شد۔ محمد شریف نائب مدرس لوئر مڈل سکول ... بقلم خود

187

رجسٹرڈ پیلی بھیت کیوں مشہور ہے رجسٹرڈ

اس لئے کہ وہاں سے بلب اینڈ سنز پیلی بھیت کی مشہور دوا بہراپن کی "روغن کرامات" دنیا میں پہنچی ہے۔ ہزار ہا ڈاکٹر اور انگریز جس کی قدر کرتے ہیں

بلب اینڈ سنز پیلی بھیت کا ایجاد کردہ روغن کرامات

پیٹ بہراپن کان بہنے اور طرح طرح کی آوازیں ہونے اور کان کی ہر ایک چھوٹی سے چھوٹی اور بڑی سے بڑی بیماری کی ایک خاص مفت دوا ہے۔ قیمت فی شیشی (عہ)

جن صاحبان کو اعتبار نہ ہو وہ خود پیلی بھیت تشریف لا کر علاج کرا سکتے ہیں۔ دھوکہ دینے والے مکار ٹھگوں اور جعلساز۔ نقالوں سے بچنا آپ کا فرض ہے ہمارا پتہ یہ ہے

کان کی دوا بلب اینڈ سنز پیلی بھیت یو۔ پی

بخار کی چٹکی

اس امریکن دوا کی تین چٹکی گرم پانی میں ملا کر پندرہ پندرہ منٹ کے بعد دینے سے ہر قسم کا بخار۔ زکام۔ پسلی۔ نمونیہ۔ پلیگ۔ موتی۔ جھرہ۔ چیچک۔ تپلے۔ ہر بہت آنا۔ لو اور گرمی کا اثر دفع ہو جاتا ہے۔ مقوی ہے ٹانک کا کام دیتی ہے۔ آزمائش شرط ہے۔ پتہ

ڈاکٹر محمد حسن احمدی۔ ایم۔ ڈی۔ ایچ
ایس بیری اکبر پور ضلع کانپور

احمدیہ الیکٹرک پریس امرتسر

میں لکھائی چھپائی کا کام نہایت عمدہ اور بارعایت ہوتا ہے۔ اور کام وعدے پر دیا جاتا ہے۔ آزمائش شرط ہے

محمد شفیع احمدی
مالک احمدیہ الیکٹرک پریس امرتسر

حضرت مسیح موعودؑ کے خاندان مبارک میں تو موتی سرمہ ہی مقبول ہے

لہذا آپ کو بھی یہ بہترین موتی سرمہ ہی استعمال کرنا چاہیئے

حضرت میاں بشیر احمد صاحب ایم۔ اے تحریر فرماتے ہیں۔ کہ "میں اس بات کے اظہار میں خوشی محسوس کرتا ہوں کہ میں نے آپ کے موتی سرمہ کو استعمال کر کے اسے بہت مفید پایا۔ گذشتہ دنوں مجھے یہ تکلیف ہو گئی تھی۔ کہ زیادہ مطالعہ سے آنکھوں میں درد ہونے لگتا تھا۔ اور دماغ میں بوجھ رہنے کے علاوہ آنکھوں میں کچھ سرخی بھی رہتی تھی۔ ان ایام میں میں نے جب بھی آپ کا موتی سرمہ استعمال کیا۔ مجھے یقینی طور پر فائدہ ہوا۔" یہ موتی سرمہ ضعف بصر۔ ککرے۔ جلن۔ جالا۔ خارش چشم۔ پانی بہنا۔ دھند۔ غبار۔ پڑبال۔ ناخونہ۔ گوہانجنی۔ رتوندہ۔ ابتدائی موتیا بند وغیرہ۔ غرضیکہ یہ موتی سرمہ جملہ امراض چشم کیلئے اکسیر ہے۔ جو لوگ بچپن اور جوانی میں اس سرمہ کا استعمال رکھینگے۔ وہ بڑھاپے میں اپنی نظر کو جوانوں سے بھی بہتر پائینگے۔ قیمت فی تولہ دو روپے آٹھ آنے محصولڈاک علاوہ

اکسیر البدن دنیا میں ایک ہی مقوی دوا ہے۔

دل میں نئی امنگ۔ اعضاء میں نئی ترنگ۔ دماغ میں نئی جولانی پیدا کرنا۔ کمزور کو زور آور اور زور آور کو شاہ زور بنانا بوڑھے کو جوان اور جوان کو نوجوان بنانا اس اکسیر کا ادنیٰ کرشمہ ہے۔ آپ اکسیر البدن استعمال کر کے اپنے اندر طاقت کا بھاری ذخیرہ جمع کر سکتے ہیں۔ قیمت ایک ماہ کی خوراک صرف پانچ روپے۔ محصولڈاک علاوہ ؛

حکیم صاحبان تو اکسیر البدن کی ہی تعریف کرتے ہیں: جناب مولانا حکیم قطب الدین صاحب جو قادیان میں سب سے پرانے اور تجربہ کار حکیم ہیں۔ وہ اکسیر البدن کے متعلق اپنا تجربہ یوں بیان فرماتے ہیں۔ کہ "مجھے کمزوری کی سخت شکایت تھی یہاں تک کہ اٹھنے بیٹھنے سے بھی سخت لاچار تھا۔ آپکی دوا اکسیر البدن کے استعمال کے بعد میری صحت بہت اچھی ہو گئی۔ واقعی یہ دوا مقوی اعصاب مقوی دماغ اور مقوی جسم و باہ ہے" ملنے کا پتہ: **منیجر نور اینڈ سنز نور بلڈنگ قادیان ضلع گورداسپور پنجاب**

محافظ اٹھرا گولیاں رجسٹرڈ

اٹھرا کیا ہے؟

جن کے بچے چھوٹی ہی عمر میں فوت ہو جاتے ہیں۔ یا مردہ پیدا ہوتے ہوں۔ یا حمل گر جاتا ہو۔ عوام اسے اٹھرا اور اطبا اسقاط حمل کہتے ہیں۔ اس مرض کے لئے سیدنا حضرت نور الدین اعظم شاہی طبیب کی ایجاد کردہ معمول اور ہزارہا لوگوں کی مجرب و آزمودہ گذشتہ نصف صدی سے زیر استعمال ہے

محافظ اٹھرا گولیاں

اکسیر کا حکم رکھتی ہیں:۔ ان سے ہزارہا اجڑے ہوئے گھر آباد بے چراغ گھر **روشن** اور صدمہ خوردہ دکھی اور مایوس دل تسکین اور ڈھارس حاصل کر چکے ہیں۔ ان اکسیر صفت مقبول و تیر بہدف گولیوں کے استعمال سے بچہ خوبصورت۔ ذہین۔ تندرست۔ اٹھرا کے تمام اثرات سے بچا ہوا۔ عمر طبعی کو پہونچنے والا اور صحیح و سلامت پیدا ہو گا۔ یہ گولیاں کیا ہیں۔ **قدرت خدا کا زندہ کرشمہ ہیں**

آزمائش شرط ہے۔ **مشک آنست کہ خود ببوید** قیمت فی تولہ (عہ) مکمل خوراک دگیارہ تولہ) یکمشت منگوانے والے سے اکیس روپیہ قیمت لیکر علاوہ محصولڈاک لیا جاویگا۔ استعمال شروع حمل سے آخیر رضاعت تک

عبد الرحمٰن کاغانی دواخانہ رحمانی قادیان پنجاب

ضرورت رشتہ

یو۔ پی کے ایک نہایت ہی شریف احمدی خاندان کی ایک لڑکی اور لڑکے کے لئے فوراً رشتوں کی ضرورت ہے۔

اول:۔ لڑکی عمر ۱۷ سال خوبصورت۔ تندرست سلیقہ دار اور اعلیٰ اردو و انگریزی تعلیم یافتہ امور خانہ داری سے واقف ہے لڑکا برسر روزگار صاحب جائداد یا اعلیٰ تعلیم پاتا ہو۔ اور اچھے تعلیم یافتہ خاندان سے احمدی مبائع ہو۔

دوم ۔ لڑکا عمر ۲۶ سال علی گڑھ یونیورسٹی کا ایم۔ اے پاس ہے اور فی الحال ایک سو دس روپیہ ماہوار پر پروفیسر ہے آئندہ انشاء اللہ ہر قسم کی اعلیٰ ترقی کا امیدوار ہے۔ خوش خلق۔ بلند قد۔ اور مخلص نوجوان ہے۔ لڑکی اچھی تعلیم یافتہ خوبصورت۔ عمدہ صحت اور آسودہ گھرانے کی مطلوب ہے۔

خط و کتابت مندرجہ ذیل پتہ پر کریں۔

خاکسار۔ عبد الحکیم احمدی
ہیڈ کوارٹر رائل ایر فورس نئی دہلی

وصیت نمبر ۳۵۱۶

میں محمد ابراہیم احمدی ولد محمد الدین قوم کھتی پیشہ ملازمت عمر ۳۲ سال تاریخ بیعت جولائی سنہ ۱۹۲۰ء ساکن قادیان ڈاکخانہ خاص ضلع گورداسپور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ ۲ ۔ ۳۲ ۔ ۱ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری جائداد اس وقت کوئی نہیں ہے۔ اور میرا گزارہ صرف مزدوری پر ہے جو اس وقت عہ دعلعہ تک ماہوار ہو جاتی ہے۔ میں وصیت کرتا ہوں۔ کہ میں اپنی زندگی میں اپنی ماہوار آمد کا دسواں حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا رہوں گا۔ اور یہ بھی وصیت کرتا ہوں۔ کہ میری وفات کے بعد جو جائداد میری ثابت ہو۔ اس کے دسواں حصہ کی مالک بھی صدر انجمن احمدیہ قادیان ہو گی۔ اور اگر میں کوئی ایسا روپیہ علاوہ ماہوار آمد کے جائداد کی قیمت کے طور پر داخل خزانہ انجمن کروں۔ یعنی اپنی زندگی میں ادا کر دوں۔ تو اس قدر رقم اس جائداد کے حساب میں سے منہا کر کے بقیہ رقم دسواں حصہ کے حساب سے صدر انجمن احمدیہ وصول کرنے کی حقدار ہو گی۔ العبد:۔ مستری محمد ابراہیم احمدی۔

بقلم محمد اسحٰق قادیان۔ گواہ شد:۔ محمد حسین ساکن قادیان محلہ دار الرحمت

گواہ شد:۔ محمد حسین درزی قادیان محلہ دار الرحمت

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں

۸ مارچ کو پنجاب کونسل کے اجلاس میں ایک سوال کا جواب دیتے ہوئے وزیر بلدیات نے کہا۔ کہ بلدیہ لاہور نے ایگزیکٹو آفیسر کے تقرر کے متعلق تاحال کوئی فیصلہ نہیں کیا۔ اگر کسی امیدوار کو ۳/۸ ووٹ حاصل نہیں ہوئے۔ جو بردئے قواعد ضروری ہیں۔ حالانکہ مدت ہوئی۔ شیخ عظیم اللہ صاحب جائنٹ ٹرسٹی پر منتخب ہو چکے ہیں۔ اور شہر لاہور کے ہندو و سکھ۔ مسلمانوں کے علاوہ بیرونی شہروں کی انجمنیں بھی ان کے تقرر کا مطالبہ کر چکی ہیں

پشاور سے ۸ مارچ کی خبر ہے کہ بعض بلاؤں کی شریر غیر علاقہ کے لوگ حکومت کو پریشان کرنے کی تیاریاں کر رہے تھے اور لشکر جمع کئے جا رہے تھے۔ حکومت نے ان میں نوٹس تقسیم کئے۔ کہ اگر وہ ۷ مارچ تک منتشر نہ ہو گئے۔ تو ۸ کو ہوائی تاخت کی جائیگی۔ چنانچہ ۸ تاریخ کو بعض دیہات پر ہوائی جہازوں کے ذریعہ بم باری کی گئی۔ جس کا خاطر خواہ اثر ہوا۔

پنجاب کونسل کے اجلاس میں ایک سوال کا جواب دیتے ہوئے۔ فنانس ممبر نے بتایا کہ پنجاب میں سول نافرمانی کی تحریک کے سلسلہ میں اواخر فروری تک کل ۱۴۷ قیدی تھے۔

لاہور سے ۸ مارچ کی خبر ہے کہ حکومت نے پریس آرڈیننس کے ماتحت اخبار ویر بھارت سے تین ہزار کی ضمانت طلب کی ہے

معلوم ہوا ہے۔ کہ مولانا شوکت علی افغانستان جا رہے ہیں۔ اور اس کے لئے انہوں نے پاسپورٹ کی درخواست کر دی ہے

۷ مارچ کو جرمن سفیر متعینہ ماسکو پر کسی شخص نے ریوالور سے چار فائر کئے جس سے سفیر مذکور زخمی ہو گئے۔ وجہ تاحال معلوم نہیں ہو سکی۔

پیرس سے ۷ مارچ کی خبر ہے کہ ڈیڑھ بجے دن کے فرانسیسی مدبر موسیو بریاں کا انتقال ہو گیا۔ آپ گیارہ بار فرانس کے وزیر اعظم اور سولہ بار وزیر خارجہ منتخب ہوئے تھے۔ آپ نے ایک اخبار نویس کی حیثیت سے زندگی شروع کی تھی۔

چین میں جاپانی افواج دھڑا دھڑ آ رہی ہیں۔ اور جنگ پوری شدت سے جاری ہے۔ اس وقت تک مصالحت کی تمام مساعی ناکام رہی ہیں۔ جاپان کے جمعیۃ الاقوام سے انقطاع کی تحریک شروع ہے۔

شہر عراق سے ۷ امیل کے فاصلہ پر ایک شہر کے آثار معلوم ہوئے ہیں۔ جس کے متعلق خیال کیا جاتا ہے کہ وہ تین ہزار سال قبل مسیح کا ہے۔ اور کسی زمانہ میں عراق کا پایۂ تخت تھا۔

کلکتہ سے ۱۱ مارچ کی خبر ہے کہ ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ ہوڑہ پر بم پھینکا گیا۔ اس سلسلہ میں چار نوجوان گرفتار کر لئے گئے ہیں

آل انڈیا مسلم کانفرنس نے ایک قرارداد پاس کر کے حکومت سے استدعا کی ہے کہ پرابین کہانی کے مصنف کو قتل کرنے کے الزام میں جن دو نوجوانوں کو پھانسی کی سزا کا حکم ہوا ہے۔ ان کی سزا کو حبس دوام میں بدل دیا جائے۔

۸ مارچ کو پنجاب کونسل کے اجلاس میں وزیر تعلیم نے امید ظاہر کی۔ کہ پنجاب یونیورسٹی میٹرک امتحان کی زبان اردو کر دے گی۔ تا ورنیکلر مڈل سکول باسانی اینگلو ورنیکلر سکول بنائے جا سکیں۔ اور زمینداروں کی دیرینہ شکایت رفع ہو جائے۔ وزیر زراعت نے تقریر کرتے ہوئے کہا زمینداروں کے لئے تعلیم ضروری ہے۔ لیکن سب کے لئے ملازمتیں مہیا نہیں ہو سکتیں۔ اس لئے طلباء کو چاہیئے۔ تعلیم کا موجودہ نظریہ ترک کر کے حکومت سے صنعت و حرفت اور تجارت میں امداد لیں۔ زمینداروں پر غیر معمولی قرضہ کے بوجھ کا ذکر کرتے ہوئے آپ نے کہا۔ وقت آ گیا ہے کہ اس کو ہلکا کرنے کے لئے غیر معمولی ذرائع اختیار کئے جائیں۔ دیکھئے ان ہمدردانہ وعدوں کے ایفاء کا کب وقت آتا ہے

روس میں بولشویکوں کی طرف سے مسلمانوں پر شدید مظالم کی خبریں آ رہی ہیں۔ چالیس ہزار مساجد اور بیس ہزار اسلامی مدارس پر وہ قبضہ کر چکے ہیں۔ جن میں سے بعض قہوہ خانوں اور جلسہ گاہوں کے کام میں لائی جاتی ہیں۔ تمام اوقاف ضبط کر لئے گئے ہیں۔ قرآن کریم یا دینی کتب کی طباعت کی اجازت نہیں۔ حج پر جانے کی سخت ممانعت ہے۔ نکاح۔ طلاق۔ میراث وغیرہ کے متعلق مسلمان اسلامی احکام پر عمل پیرا نہیں ہو سکتے۔ ہزاروں علماء شہر بدر کر دئے گئے ہیں۔

جنیوا میں جہاں جمعیۃ الاقوام کا مرکزی دفتر ہے۔ ملکی قانون کے ماتحت قحبہ خانوں کا قیام ممنوع ہے۔ لیکن جمعیۃ کے اجلاسوں میں شرکت کے لئے مختلف ممالک سے جو مندوب آتے ہیں۔ ان کی تفریح کے لئے ایک قحبہ خانہ کا لائسنس جاری کیا ہے۔ کس قدر شرم کا مقام ہے۔

۸ مارچ کو اسمبلی میں تقریر کرتے ہوئے سر جارج شسٹر نے کہا۔ کہ سرحد کے مالیہ کی ۱/۲ ۴۶ لاکھ روپیہ کی جو رقم پہلے مرکزی خزانہ میں داخل ہوتی تھی۔ وہ اب اس کے علیحدہ صوبہ بن جانے کی وجہ سے وہیں رہیگی۔ اس کے علاوہ اس صوبہ کو ۱/۲ ۹۷ لاکھ روپیہ کمی اور ضرورت ہوگی۔ اس لئے مرکزی حکومت نے بطور امداد تین سال یا ہندوستان میں دستور اساسی کے نفاذ تک ایک کروڑ روپیہ سالانہ اسے دینے کا فیصلہ کیا ہے۔ لیکن مسلمانوں سے ہندوؤں کے تعصب کا یہ عالم ہے کہ مسٹر داس نے سرحد کو امداد دئے جانے پر احتجاج کے لئے آئندہ اجلاس میں التوا کی تحریک پیش کرنے کا نوٹس دیا ہے۔

سری نگر سے ۸ مارچ کی اطلاع ہے کہ آل انڈیا کشمیر کمیٹی کے ممبروں کی طرف سے شہر میں ایک اعلان تقسیم کیا گیا۔ جسے ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ نے ضبط کر لیا ہے۔

۸ مارچ کو کونسل آف سٹیٹ کے اجلاس میں ایک ممبر نے تحریک پیش کی۔ کہ ہندوستان سے سونے کی برآمد بند کر دی جائے لیکن بعض ممبروں نے اس کی مخالفت کی۔ اور کہا۔ کہ جب بیکار سونے سے ملک کو فائدہ اٹھانے کا موقع مل رہا ہے۔ تو ایسی پابندی کی کیا ضرورت ہے۔ آخر دو کے مقابلہ تیس آراء کی کثرت سے یہ تحریک مسترد ہو گئی۔

کونسل آف سٹیٹ کے اسی اجلاس میں ایک سوال کا جواب دیتے ہوئے سر چارلس واٹسن نے کہا۔ کہ حکومت سرحدی ڈیفنس کے متعلق سرابی ہاول کی رپورٹ کو میز پر رکھنا نہیں چاہتی لیکن اس کی سفارشات اس کے زیر غور ہیں

لاہور کے قریب ایک گاؤں میں چھوٹے چھوٹے لڑکے کھیل رہے تھے۔ کہ اپلوں میں سے انہیں ایک گولہ ملا۔ جسے گیند سمجھ کر وہ کھیلنے لگ گئے۔ لیکن وہ بم تھا اور جلد ہی پھٹ گیا جس سے بچے زخمی ہو گئے۔ پولیس نے آ کر دو اور بم برآمد کئے

دہلی کا اخبار الجمعیۃ پہلے جمعیۃ العلماء کی ملکیت تھا لیکن اب مولوی محمد سجاد نائب امیر شریعت صوبہ بہار اس کے مالک قرار دئے گئے ہیں۔ نہ معلوم "جمعیۃ العلماء ہند" اپنے "واحد ترجمان" سے کیوں محروم ہو گئی۔ اور کیوں "الجمعیۃ" کے ماتھے سے "جمعیۃ العلماء ہند کا واحد ترجمان" کا ٹیکہ مٹا دیا گیا۔

۹ مارچ کی صبح کو کلکتہ میں عبداللہ خاں اور امیر احمد کو جن پر پرابین کہانی کے مصنف کے قتل کا الزام تھا۔ پھانسی دیدیا گیا اور لاشیں ورثاء کے حوالہ کر دی گئیں۔ مسلمانان شہر نے ہڑتال کی۔

پشاور سے ۹ مارچ کی خبر ہے کہ مہمند اور رغوزئی علاقہ کے دیہات پر بم باری تاحال جاری ہے اور اس وقت تک جاری رہے گی۔ جب تک سرکش قبائل راہ راست پر نہ آ جائیں۔ ایک گاؤں گولہ باری کی وجہ سے نذر آتش ہو چکا ہے۔

احمد آباد سے ۸ مارچ کی خبر ہے کہ اخبارات بمبئی کرانیکل اور بمبئی سماچار آج یہاں ہوائی جہاز کے ذریعے لائے اور تقسیم کئے گئے۔ جہاز صبح ۱/۲ ۷ بجے بمبئی سے روانہ ہو کر ۹ بجکر ۴۰ منٹ پر یہاں پہنچ گیا

ایسوسی ایٹڈ پریس نے اس خبر کی تردید کی ہے کہ وائسرائے ہند ۲۷ مارچ کو جموں جائیں گے۔

نام نہاد جمعیۃ العلماء کے صدر مفتی کفایت اللہ کو آرڈیننس کے ماتحت تقاریر کرنے اور بیانات شائع کرانے کی ممانعت کر دی گئی ہے

عبدالرحمن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپ کر مالکان کے لئے قادیان سے شائع کیا